تلاشِ رزق ہو یا جستجوئے معرفت بَلّے
ہماری زندگی شعر و ادب یوں بھی ہے اور یوں بھی

سیّد فخر الدین بَلّے کا
سوانحی خاکہ

شاعر
ادیب
صوفی
دانشور
تخلیق کار
مقرر
صحافی
مؤلف
ماہر تعلقات عامر
اسکالر

تحریر و تحقیق
علامہ سیّد غلام شبیر بخاری

اشفاق احمد، این۔ میری شمل اور ڈاکٹر وزیر آغا نے
سَیّد فخر الدین بَلّے کو تصوف پر اہم اتھارٹی قرار دیا

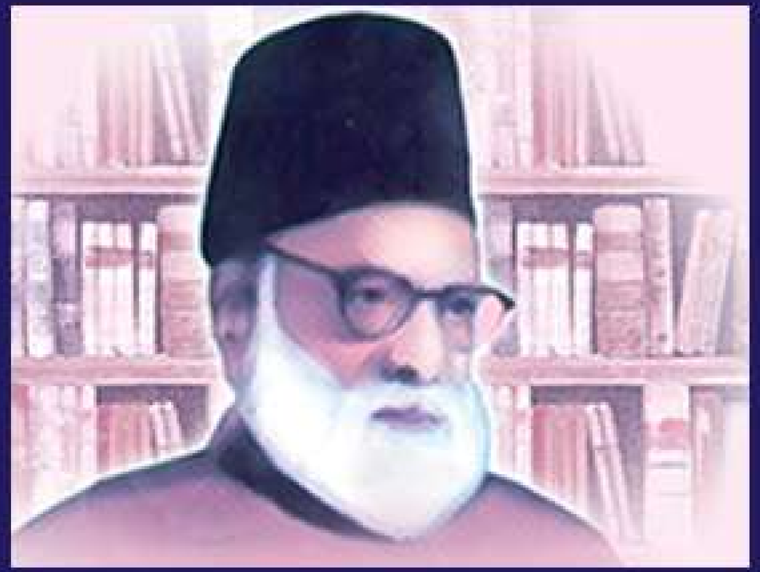

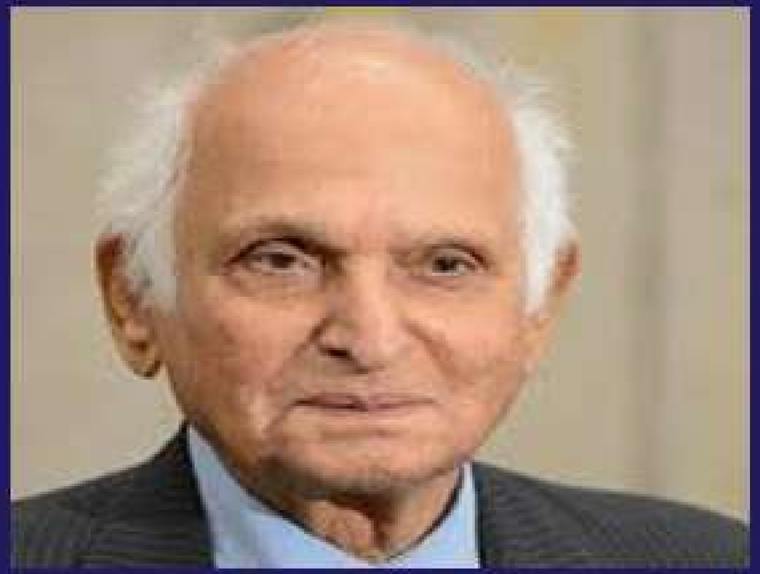

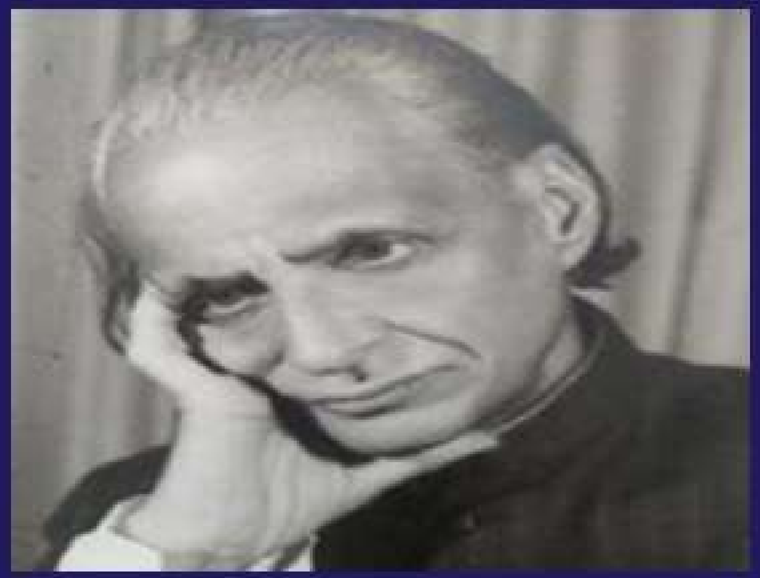
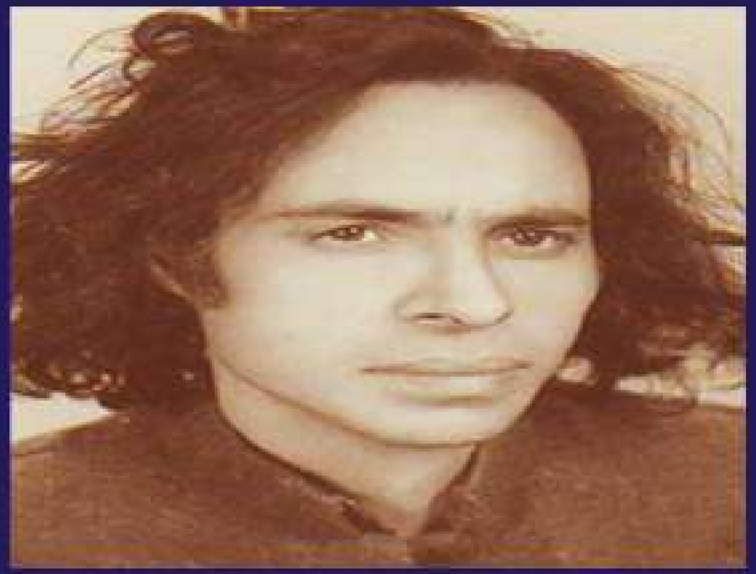

بڑے بڑے ادیبوں نے سَیّد فخر الدین بَلّے کی
خدمات کو بھرپور انداز میں خراجِ تحسین پیش کیا

میں ایک ایسی شخصیت کا سوانحی خاکہ ترتیب دے رہا ہوں، جس کے ساتھ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی بنیاد پر محبت کا تعلق قائم ہوا ۔یہ رفاقت نصف صدی کا قصہ ہے، دو چار برس کی بات نہیں۔ وہ ایک شاعر، ادیب، صوفی، دانشور، تخلیق کار، مقرر، صحافی، مولف، ماہرِ تعلقاتِ عامہ، محقق اور اسکالر کی حیثیت سے جانے پہچانے جاتے تھے اور دنیائے علم و ادب میں یہی حوالے آج بھی ان کی پہچان ہیں۔ ساری زندگی خود چین سے بیٹھے نہ دوسروں کو چین سے بیٹھنے دیا۔ بزم آرائی ان کا مشغلہ بھی رہا اور شوق بھی۔ قافلے کے پڑاؤ کے شرکا بھی یقیناً میری تائید کریں گے۔ اور وہ تمام اربابِ ادب بھی جو اُن کی ادبی اور ثقافتی ہنگامہ خیزیوں میں شریک رہے ہیں۔ وہ اپنی ذات میں کائنات اور ایک اچھے انسان تو تھے ہی، ایک مکمل داستان بھی ہیں ۔انہوں نے بڑی بھرپور زندگی گزاری۔ اب ہم میں نہیں لیکن آج بھی اپنے چاہنے والوں کے دلوں میں زندہ ہیں۔ مولوی عبدالحق، فراق گورکھپوری، ڈاکٹر جگن ناتھ آزاد، جوش ملیح آبادی، ڈاکٹر وزیر آغا، ڈاکٹر خواجہ زکریا، اشفاق احمد، این میری

شملہ، پیر حسام الدین راشدی، فیض احمد فیض، انتظار حسین، خواجہ نصیرالدین نصیر گولڑوی، علامہ نصیرالاجتہادی، میرزاادیب، پریشان خٹک، علامہ سیداحمدسعید کاظمی ، ڈاکٹر اسلم انصاری، رئیس امروہوی، ڈاکٹر عنوان چشتی،احمد ندیم قاسمی،اورجون ایلیاسمیت کس کس کانام لوں؟ اورکس کس کو چھوڑ دوں ؟نامور اربابِ ادب اس شخصیت کا کام اور کلام دیکھ کر اپنے اپنے انداز میں بلّے بلّے کہتے دکھائی دیئے۔اور ان کی سوچ،شخصیت،خدمات اور فن کے مخفی گوشے اجاگر کیئے۔کل کو اگر اس حوالے سے کوئی تحقیقی کام ہوتا ہے تو اربابِ علم و دانش کے یہی ستائشی کلمات اس کی بنیاد بنیں گے۔

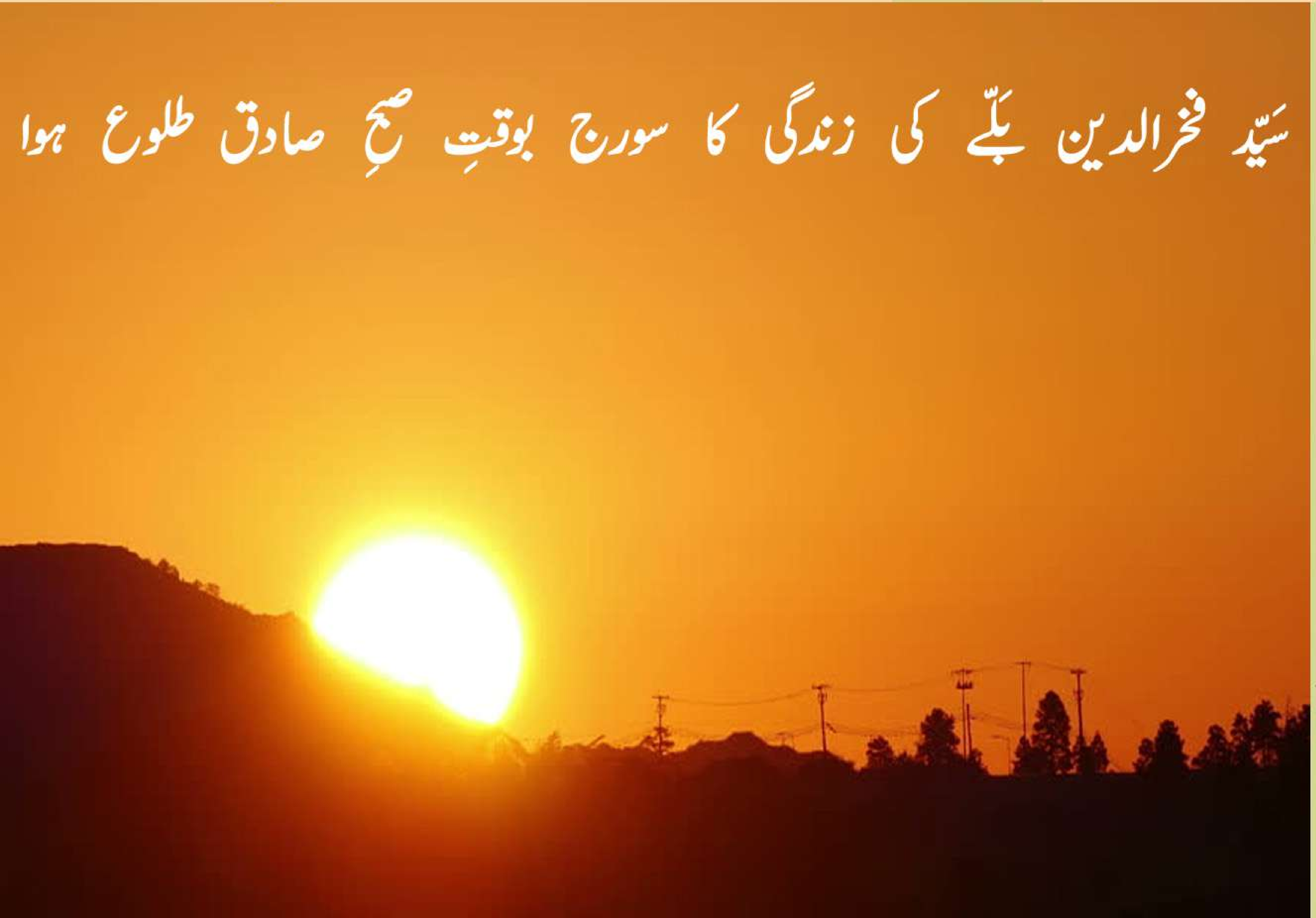

نام و نسب

نام: سید فخرالدین بَلّے

مکمل نام: سید فخرالدین محمد بَلّے

تخلّص اور عرفیت؛ بَلّے

ازل سے عالمِ موجود تک سفر کر کے
تھکے تو جسم کے حجرے میں اعتکاف کیا

سید فخرالدین بَلّے بوقتِ صبح صادق عالمِ وجود میں آئے۔

تاریخ ولادت: 15 دسمبر 1930ء

یہ تاریخ ولادت سرکاری دستاویزات کے مطابق ہے۔

اصل تاریخ ولادت 6 اپریل 1930 دن اتوار ہے۔

مقامِ ولادت: ہاپوڑ (میرٹھ) متحدہ ہندوستان

بَلّے کی وجہِ تسمیہ

سلطان الہند، غریب نواز حضرت خواجہ معین الدین چشتی سنجری اجمیریؒ نے اپنے صاحبزادے کا نام فخر الدین رکھا تھا اور انہیں پیار سے ''بَلّے'' کہتے تھے۔ اسی مناسبت سے آپ کے والد بزرگوار غلام معین الدین چشتی نے اپنے بیٹے کا نام فخر الدین رکھا اور انہیں پیار سے ہمیشہ ''بَلّے'' کہہ کر پکارا۔ یوں سیّد فخر الدین۔۔''بَلّے'' مشہور ہوگئے۔

دین: اسلام

مسلک: چشتیہ سلسلہ عالیہ

شہریت: پاکستانی

پہچان: اسلامی جمہوریہ پاکستان

والدِ بزرگوار کا نام: سید غلام معین الدین چشتی
والدہ ماجدہ کا نام: امۃ اللطیف بیگم
دادا حضور: سید غلام محی الدین چشتی

خاندانی پس منظر

خواجہ خواجگان حضرت معین الدین چشتی سنجری اجمیریؒ سے ہوتا ہوا آپ کا سلسلہ نسب 43 واسطوں سے مولائے کائنات حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے جاملتا ہے۔

اجداد کی سیاسی خدمات

سید فخر الدین بلے کے اسلاف نے قربانیوں کی کئی داستانیں رقم کیں ۔کوئی دور ایسا نظر نہیں آتا کہ وہ غیر متحرک رہے ہوں۔ سماجی سطح پر بھی اہم خدمات انجام دیں۔ستائش کی تمنا اور صلے کی پرواکیے بغیر رفاہی کام کیے اور محروم طبقات کے دکھوں کا مداوا کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ آپ کے والد بزرگوار سید غلام معین الدین چشتی 1942 کے انتخابات میں شہید ملت نواب زادہ لیاقت علی خان کی انتخابی مہم کے نگران تھے۔ جدِ امجد سید غلام محی الدین چشتی نے 1906 میں ڈھاکہ میں ہونے والے مسلم اکابر کے تاریخ ساز اجتماع میں صوبہ آگرہ کے مندوب کی حیثیت سے شرکت کی ۔اسی اجتماع میں مسلم لیگ کے قیام کا اعلان کیا گیا۔ آپ کے پردادا میر قادر علی نے بھی مسلم کاز کے لئے اہم خدمات انجام دیں۔ وہ سر سید احمد خان کی قائم کردہ آل انڈیا مسلم ڈیفنس کمیٹی کے ممبر تھے۔ جو 1893 میں بنی تھی۔ میر قادر علی کے والد محترم میر نظام علی نے 1857 کی جنگ آزادی میں میرٹھ کے محاذ پر جام شہادت نوش کیا۔

بچپن میں بزرگوں کی صحبتیں

آپ کو بچپن میں ابوالکلام آزاد، ڈاکٹر ذاکر حسین، مولانا حسرت موہانی، مولوی عبدالحق، رشید احمد صدیقی، جگر مرادآبادی، تلوک چند محروم، علامہ نیاز فتح پوری، سیماب اکبرآبادی، سر شاہ نواز بھٹو، اور مولانا عبدالسلام نیازی سمیت نامور قد آور شخصیات کی صحبتوں میں بیٹھنے اور ان سے فیض پانے کے موقع ملے۔

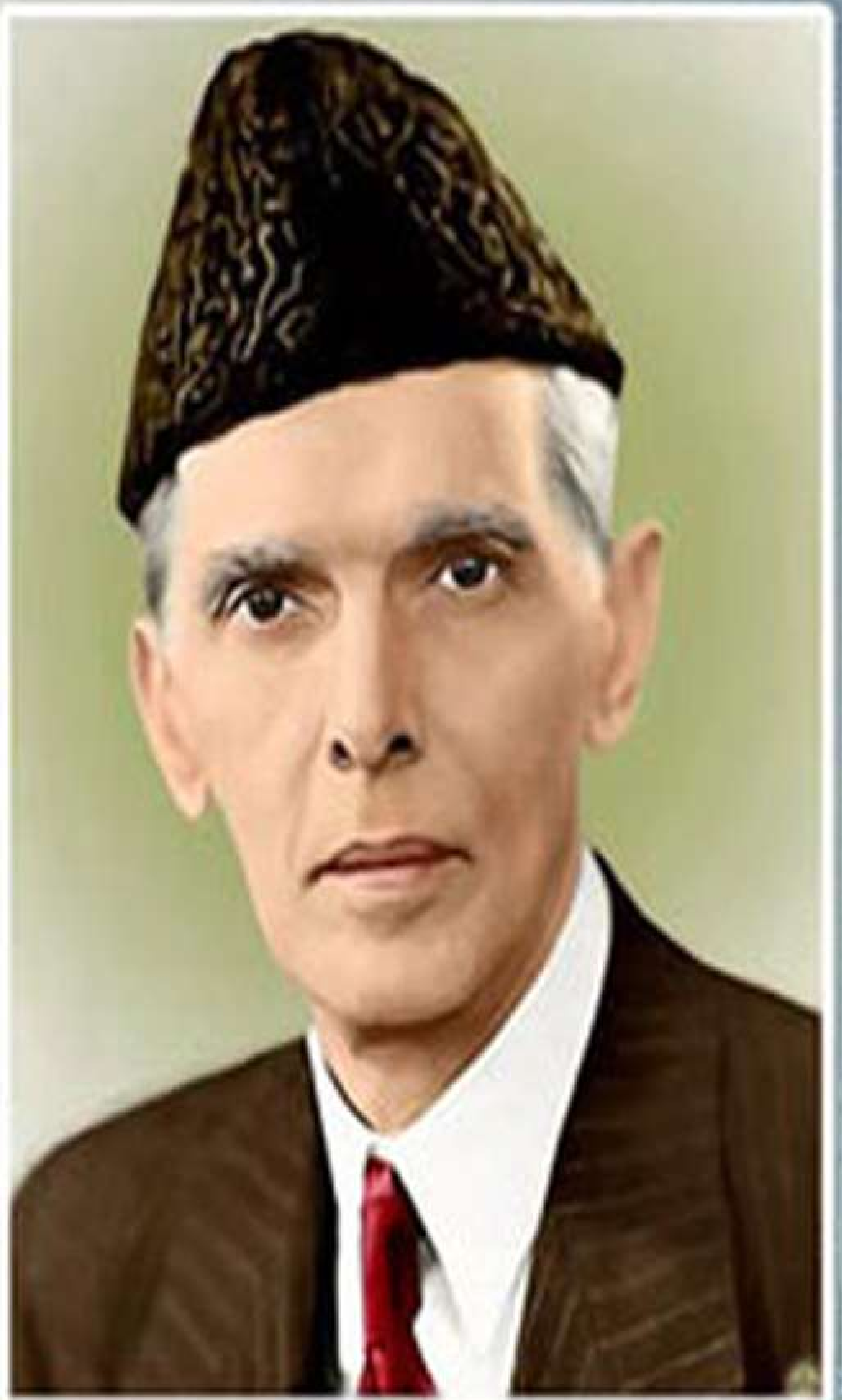

تحریک پاکستان کا ایک چائلڈ سپیکر

1944-47 کے دوران تحریکِ پاکستان کے ان سیاسی اجتماعات میں چائلڈ سپیکر کی حیثیت سے حصہ لیا۔ جن میں قائداعظم محمد علی جناح، خان لیاقت علی خان، نواب اسماعیل خان، چوہدری خلیق الزماں، سردار عبدالرب نشتر، آئی آئی چندریگر اور حسین شہید سہروردی نے خطاب کیا۔

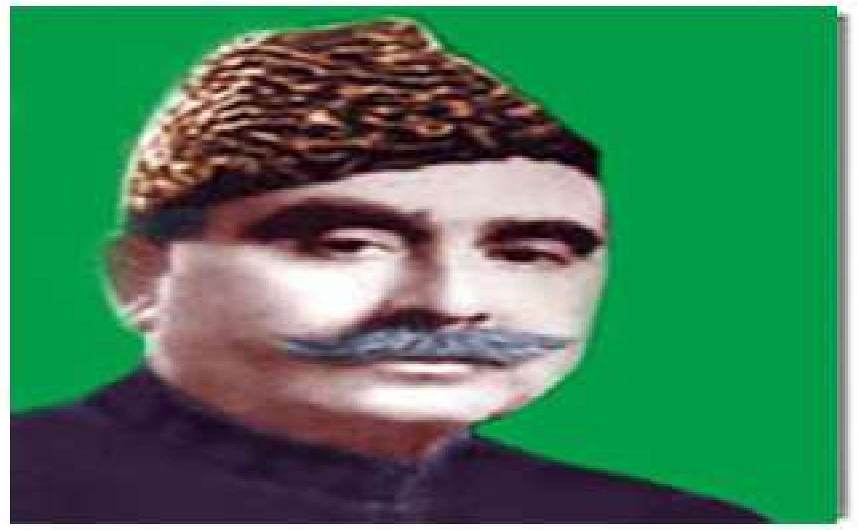

تحصیلِ علم اور تعلیمی ادارے

میٹرک: الہ آباد تعلیمی بورڈ، الہ آباد

بی۔ ایس۔ سی اور ایم ایس سی (جیالوجی)
علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ سے کیا

ادیبِ کامل
ادیبِ فاضل
جامعہ الاردو، علی گڑھ سے کیا

مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں کانووکیشن پر لیا گیا گروپ فوٹو

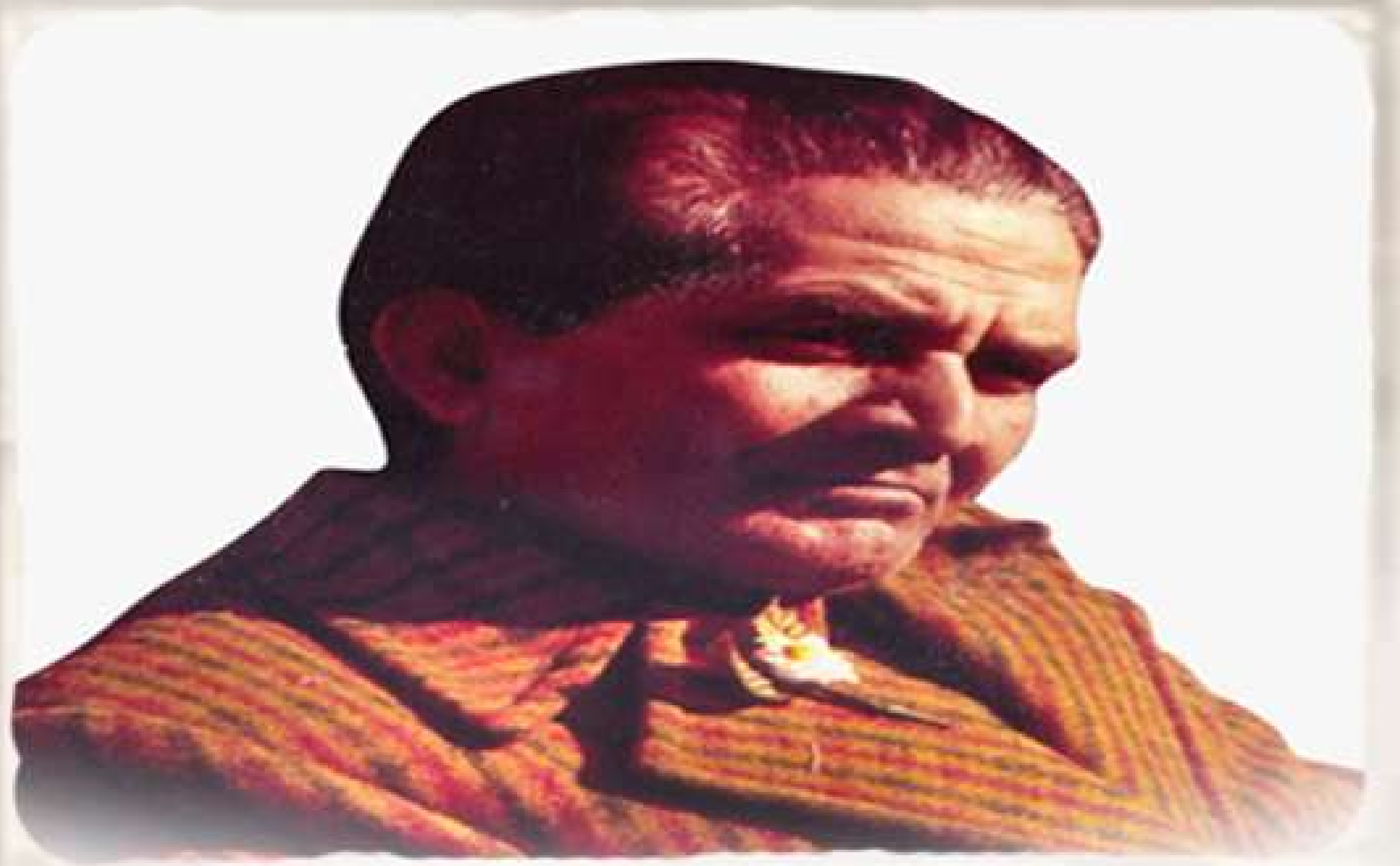

سَیّد فخرالدین بَلّے
کے شعری سفر کا
کا آغاز 1944 میں ہوا

سَیّد فخرالدین بَلّے

پہلا شعر

پوچھتا ہے جب بھی کوئی مجھ سے خاموشی کی بات
آسماں کو دیکھ کر خاموش ہو جاتا ہوں میں

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں ہم نصابی سرگرمیاں

سَیّد فخرالدین بَلّے نے ہم نصابی سرگرمیوں میں گرم جوشی سے بھر پور حصہ لیا۔ بیت بازی کے مقابلوں، مباحثوں، مشاعروں اور تقریری مقابلوں میں جوہر دکھائے۔ سینئر اساتذہ سے بھی خوب داد سمیٹی۔ مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن کے جوائنٹ سیکریٹری منتخب ہوئے۔ یونیورسٹی کے مجلّے دی یونین کے مدیر کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ اپنا مجلّہ ماہنامہ جھلک، علی گڑھ جاری کیا۔ حلقہ یاراں بڑا وسیع رہا۔ اساتذہ اور تلامذہ میں یکساں مقبول رہے۔

ترکِ سکونت کا فیصلہ

اپنی خوبصورت یادوں کو سمیٹ کر بھارت کو ہمیشہ کیلئے خیرباد کہنے کے لئے پر تول لئے

کراچی میں کچھ عرصہ قیام کیا اور روزگار کے امکانات کا جائزہ لینے کے بعد بالآخر ستلج کنارے پڑاؤ ڈالنے کا فیصلہ کرلیا

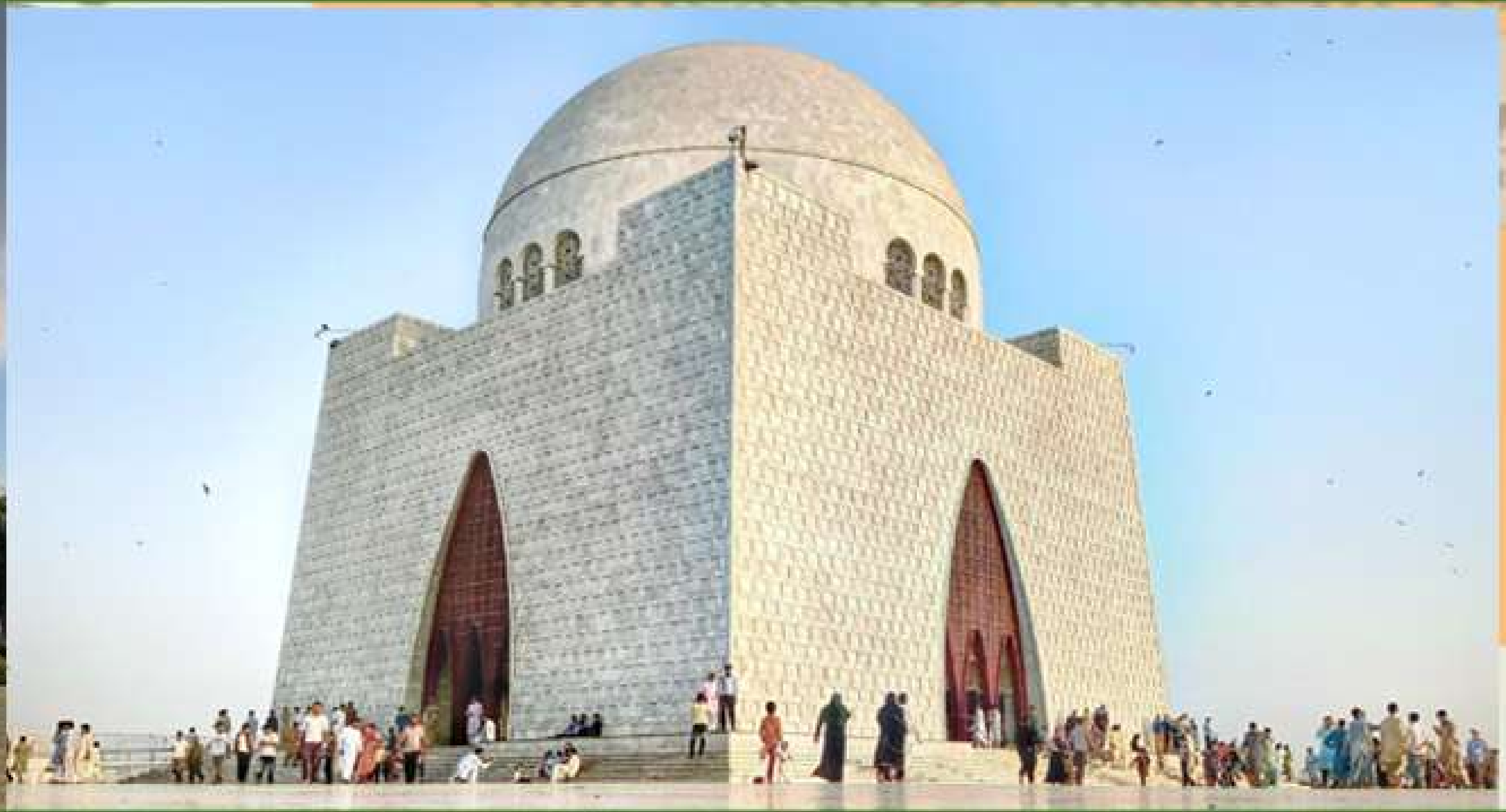

ہجرت

لاہور میں پہلا پڑاؤ

سراپا

علمی اعتبار سے قد آور لیکن ظاہری اعتبار سے میانہ قامت۔

سر بڑا تھا۔ جیسے کسی سردار کا ہوتا ہے۔

گھنگھریالے بال۔ درمیان میں مانگ۔ یہ اس وقت کی بات ہے، جب آتش جوان تھا۔ ڈھلتی عمر کے ساتھ انہوں نے مانگ نکالنا بند کر دی تھی، البتہ کنگھا کرتے تو تھوڑی دیر بعد خود بخود مانگ نکل آتی تھی۔

بڑی بڑی دلکش آنکھیں۔

آنکھوں میں سرخ ڈورے۔ جن سے سفیدی اور سیاہی مزید نمایاں ہو گئی تھی۔

کشادہ پیشانی۔ پیشانی پر سوچوں کی تین چار محرابیں۔

وہ گہری سوچ میں ہوتے تو یہ محرابیں اور گہری ہو جاتیں۔

خوبصورت نقش و نگار کے مالک تھے۔

کلین شیوڈ۔ بڑھے ہوئے شیو کے ساتھ کسی محفل میں کبھی نظر نہیں آئے۔

سینے پر بال اور بالوں کی ایک لکیر ناف تک موجود تھی۔

نسبتاً لانبی کلائیاں۔ گداز ہتھیلیاں۔

ہاتھ ملاتے تو لگتا کہ ان ہاتھوں نے کبھی مشقت نہیں کی۔ حالانکہ ساری زندگی مشقِ سخن جاری رکھی۔

شخصیت

باوقار اور باغ و بہار شخصیت کا نام سید فخرالدین محمد بلے ہے۔خوش لباسی ان کی خوش مزاجی کا آئینہ تھی۔طبیعت میں نفاست کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی محسوس ہوتی ۔جو ملے اسے اپنا گرویدہ بنالیتے ۔گفتگو میں طنز نہیں ،البتہ مزاح ضرور جھلکتا تھا۔دوسروں کو آگے بڑھتا دیکھ کر جی اٹھتے ۔دل میں کسی کے لئے میل نہیں۔اعلیٰ ظرف ،دریا دل اور کشادہ نظر تھے۔تواضع ان کا خاصا اور مروت و رواداری ان کا شعار رہی۔

لباس

خوش لباسی بھی عالم نوجوانی میں ان کی مقبولیت کا سبب بنی۔
تھری پیس سوٹ، اور شوخ رنگ کی ٹائی۔ اس پر میچنگ شوز۔ کبھی کبھار جواہر کٹ واسکٹ، کرتہ شلوار،۔
شیروانی کے کالر والی بوشرٹ اور پینٹ۔
شیروانی۔ کرتہ شلوار کے ساتھ کھسہ، میچنگ پینٹ شرٹ کے ساتھ میچنگ شوز۔
زندگی کے آخری دور میں صرف سفید قمیض شلوار اور سفید شوز کو ترجیح دی۔

سرد موسم میں کالی، سفید یا سلیٹی رنگ کی چادر اوڑھنا پسند کرتے تھے۔

ساتویں محرم الحرام کو سبز کرتا اور سفید شلوار اور دسویں محرم الحرام کو کالا کرتا اور سفید شلوار اُن کا پہناوا ہوتا۔ یہ روایت عمر بھر برقرار رہی۔

چلن: فقیرانہ

انداز: شاہانہ

فکر: صوفیانہ

شیوہ
انسانیت سے محبت اور احترامِ آدمیت

فطرت

- مسکرانا
- برائی کا بدلہ بھلائی سے دینا
- پریشاں حال لوگوں کی دلجوئی کرنا،
- بائیں ہاتھ کو خبر دیئے بغیر
دائیں ہاتھ سے ضرورت مندوں کی مدد کرنا
- مثبت پہلوؤں پر ہمیشہ نظر رکھا

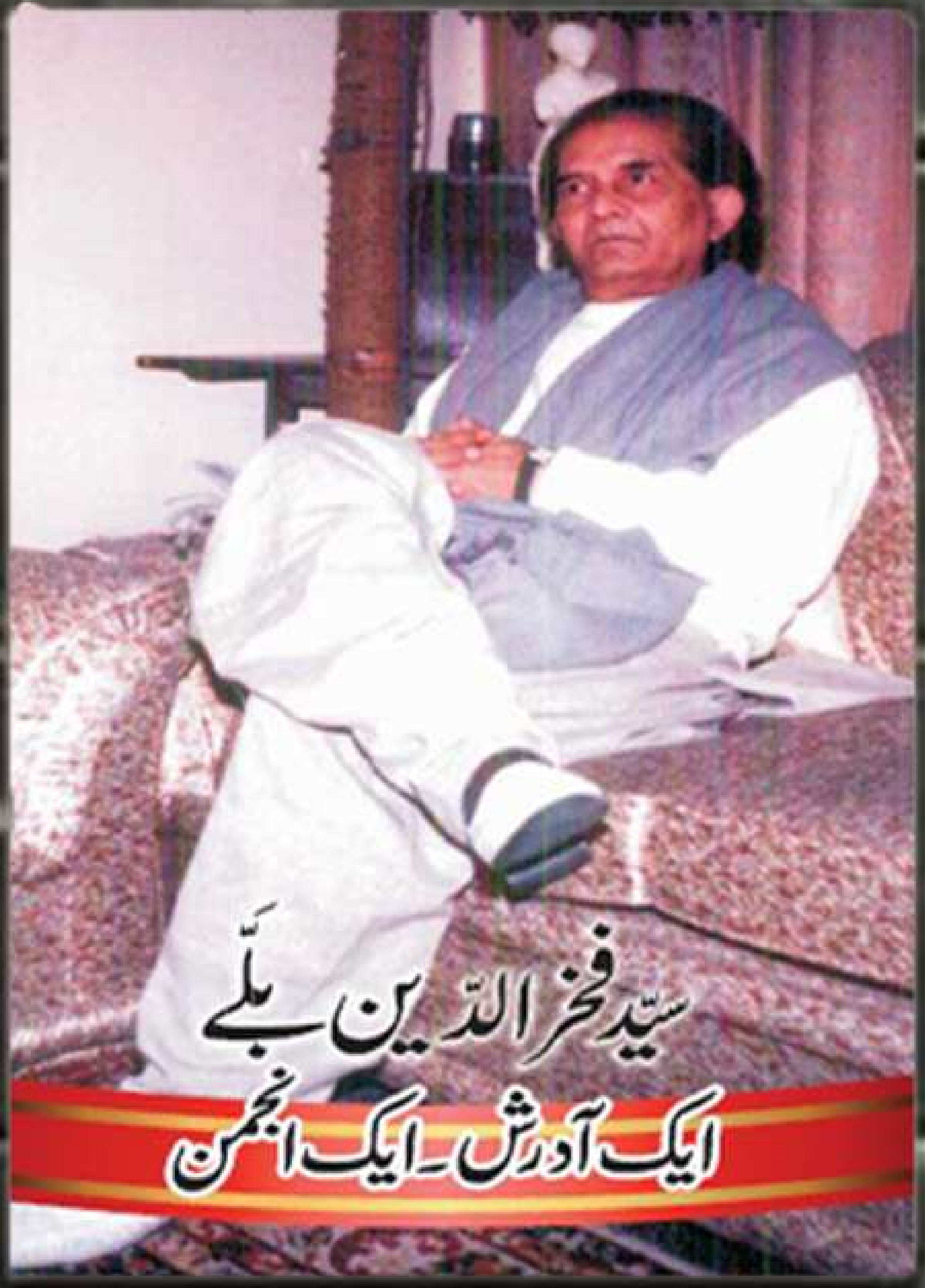

شعبے

علم و ادب

فنون و ثقافت

تصوف

آثار قدیمہ

مذاہبِ عالم

تحقیق

سیاحت

معدنی وسائل

صحافت

تعلقات عامہ

شوق

کتب بینی

بزم آرائی

شب بیداری

محکمے

اطلاعات، تعلقات عامہ، سیاحت، پروٹوکول، آرٹس کونسل، سوشل ویلفئیر، بلدیات، وزارت مذہبی امور، وزارتِ اقلیتی امور، اور وزارت سمندر پار پاکستانیز

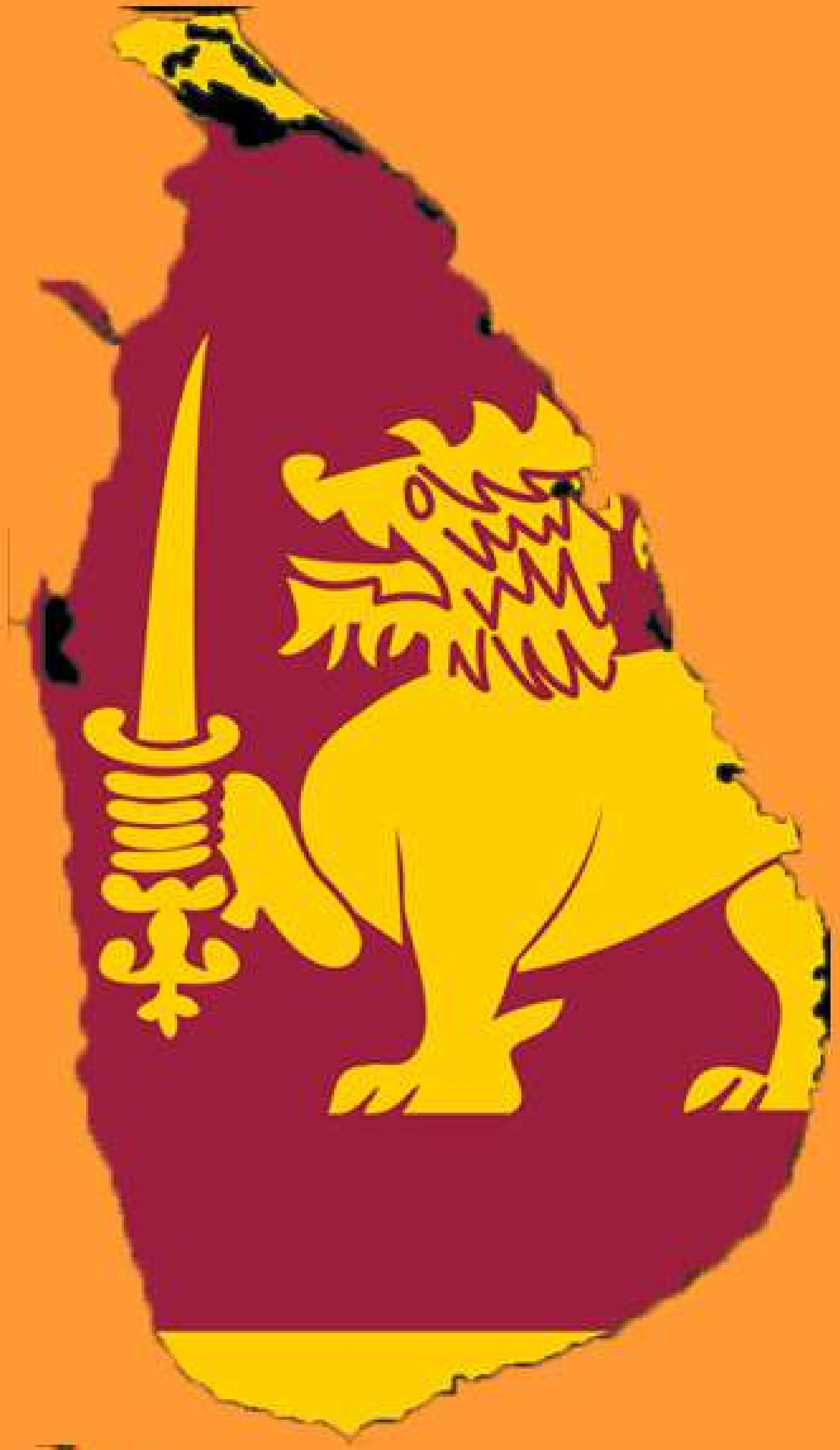

غیر ملکی سرکاری دورے

ایران، چین، سری لنکا، افغانستان، بنگلہ دیش اور بھارت

سیّد فخرالدین بَلّے کی بے مثال کارکردگی

بھارت کا دورہ ذوالفقار علی بھٹو وزیر خارجہ پاکستان کے ساتھ کیا۔ واپسی پر بھٹو صاحب نے ان کی کارکردگی کو بے مثال قرار دیا اور جو ریمارکس دیئے، وہ بلاشبہ ایسے ہیں، جن پر فخر ہی کیا جاسکتا ہے۔ اس کی تفصیل میری یادداشتوں میں محفوظ ہے۔

دورۂ بھارت سے واپسی پر ذوالفقار علی بھٹو اور سیّد فخرالدین بَلّے والٹن ایئرپورٹ سے باہر آ رہے ہیں

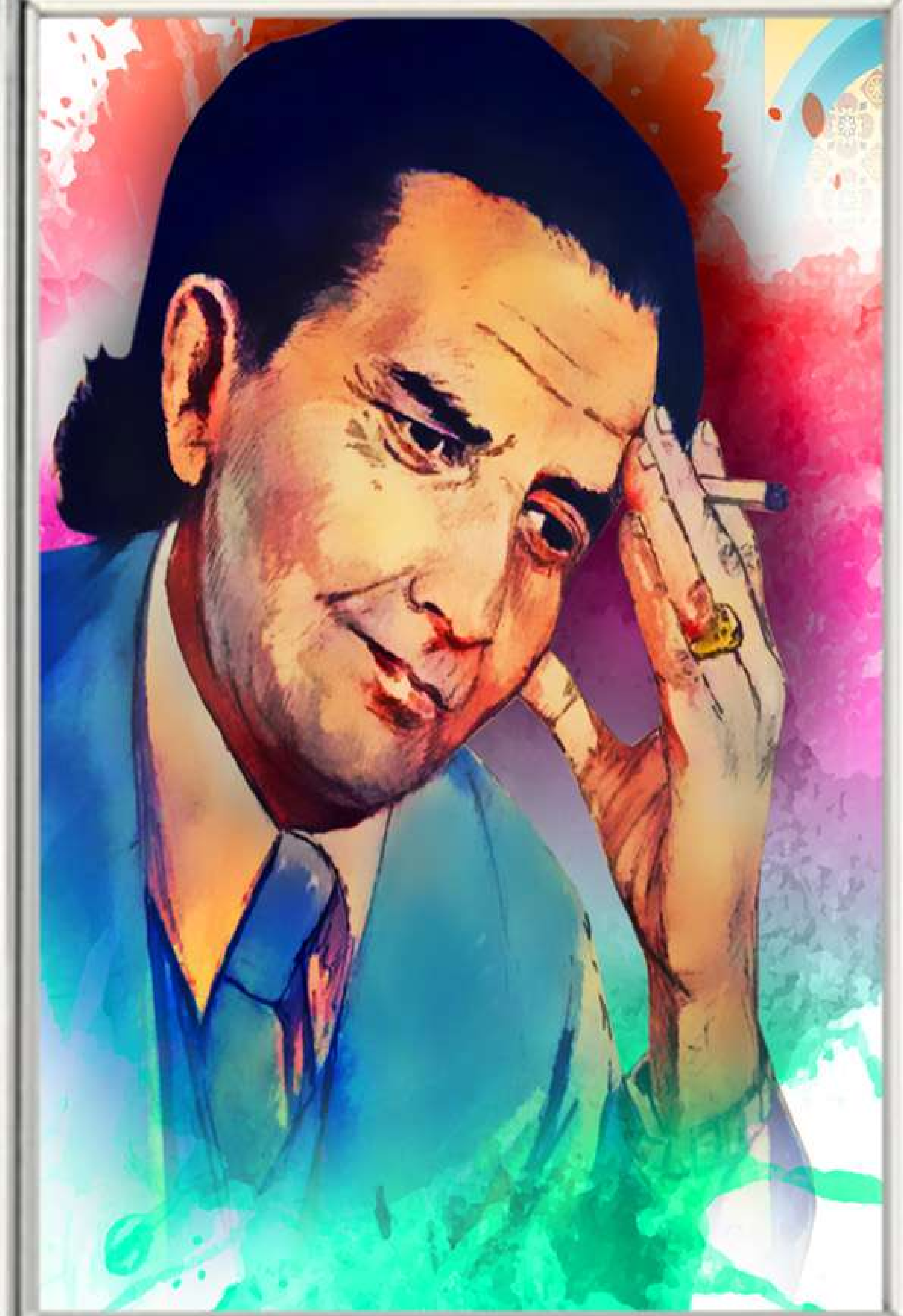

Remarks

The perfor-
mance of Mr.
Fakhruddin
Balley at New
Delhi was excel-
lently excellent.

Z.A.Bhutto

کھیل اور مشاغل

مختلف ادوار میں مختلف میدانوں میں نظر آئے۔ کرکٹ، بیڈمنٹن، رِنگ، ٹیبل ٹینس ،اسکریبل، کیرم، لڈو ، شطرنج،اور برج

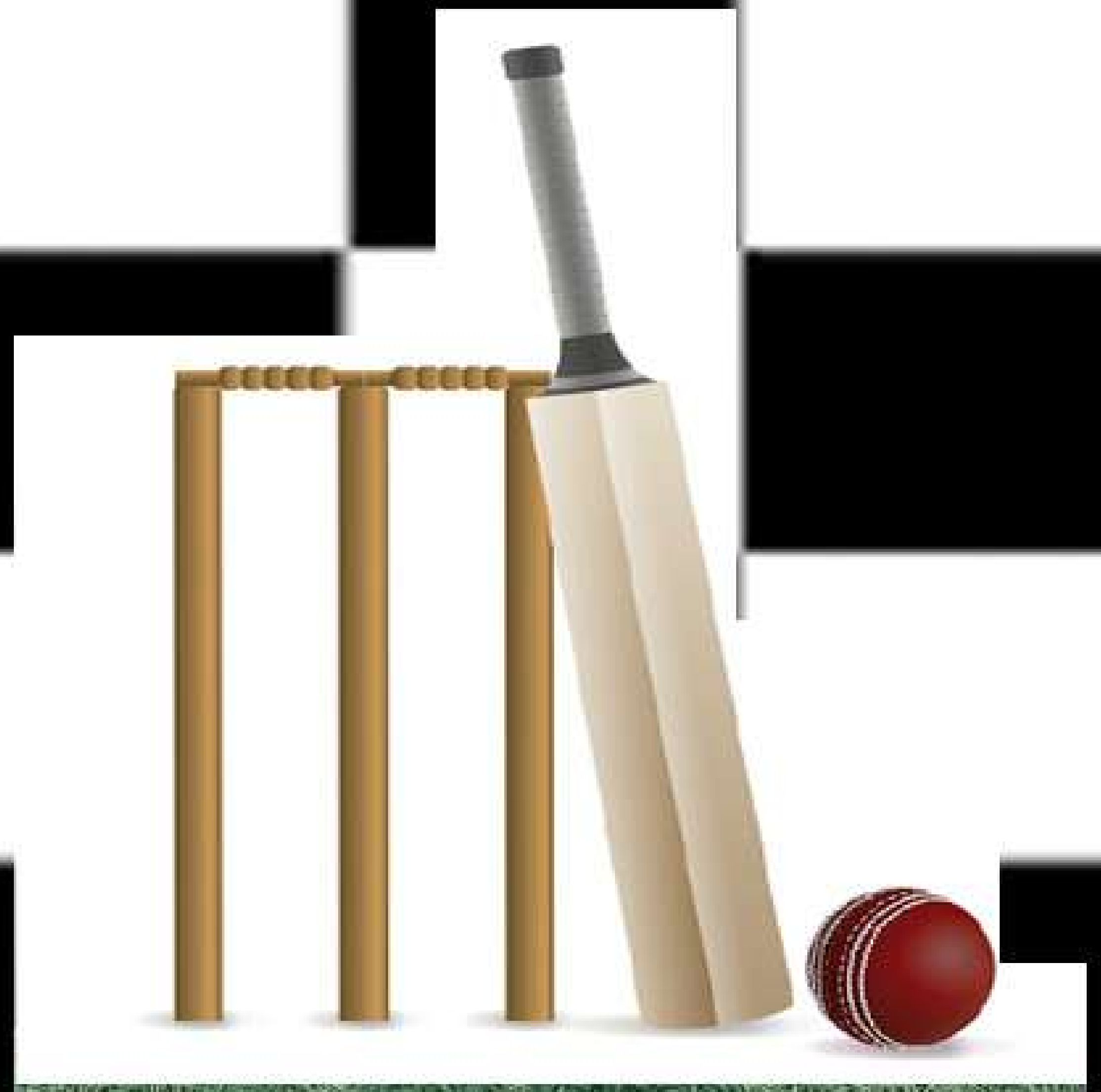

تالیفات و مطبوعات

Booklets

ان مطبوعات اور تالیفات میں کتابیں' کتابچے، سووینیئرز، اور بروشرز شامل ہیں۔ یہ تالیفات انگریزی' اردو' ہندی اور فارسی زبانوں میں مرتب کی گئیں۔

Books

Brouchers

سَیّد فخرالدین بَلّے جن شعبوں' اداروں اور محکموں سے وابستہ رہے۔ ان سے متعلق (150) سے زیادہ مطبوعات تالیف و تدوین کیں اور ان کی اشاعت کا اہتمام کیا۔

Souvenirs

ان میں سَیّد فخرالدین بَلّے کی علمی وسعت، فکر کی رفعت، پاکستانیت، پاکستانیات سے متعلق علمیت، زبان و بیان پر قدرت اور وطن عزیز سے محبت نظر آتی ہے۔

دو تحقیقی کتابیں

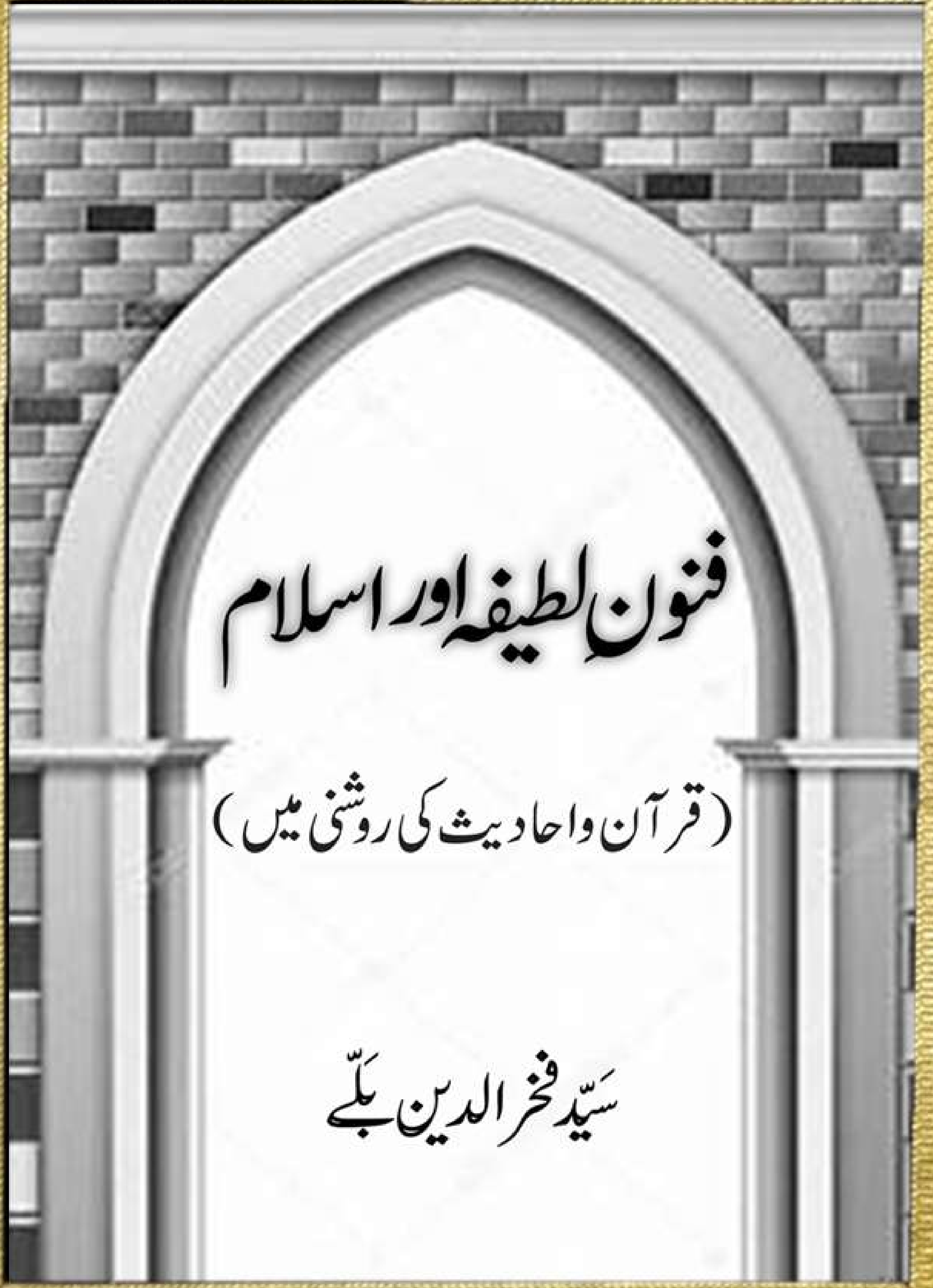

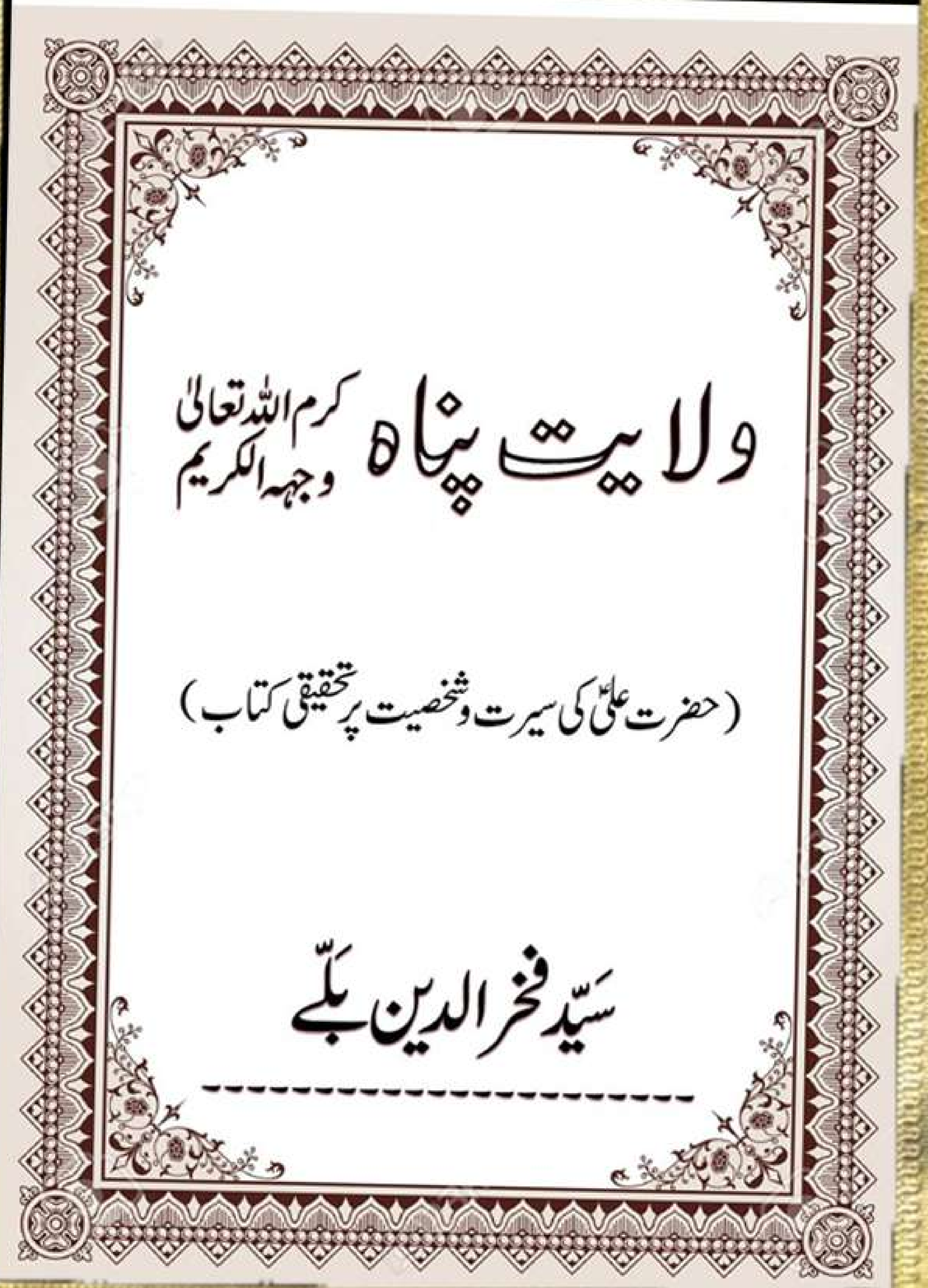

ولایت پناہ

آپ نے باب العلم حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وتعالیٰ وجہہ الکریم کی سیرت و شخصیت پر ایک تحقیقی کتاب ولایت پناہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم لکھی۔

فنونِ لطیفہ اور اسلام

مندرجہ بالا عنوان کے تحت اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ان کی تحقیقی کتاب بڑا علمی سرمایہ ہے، جو دل کشا بھی ہے اور چشم کشا بھی۔

7 صدیوں بعد دو تخلیقی کارنامے

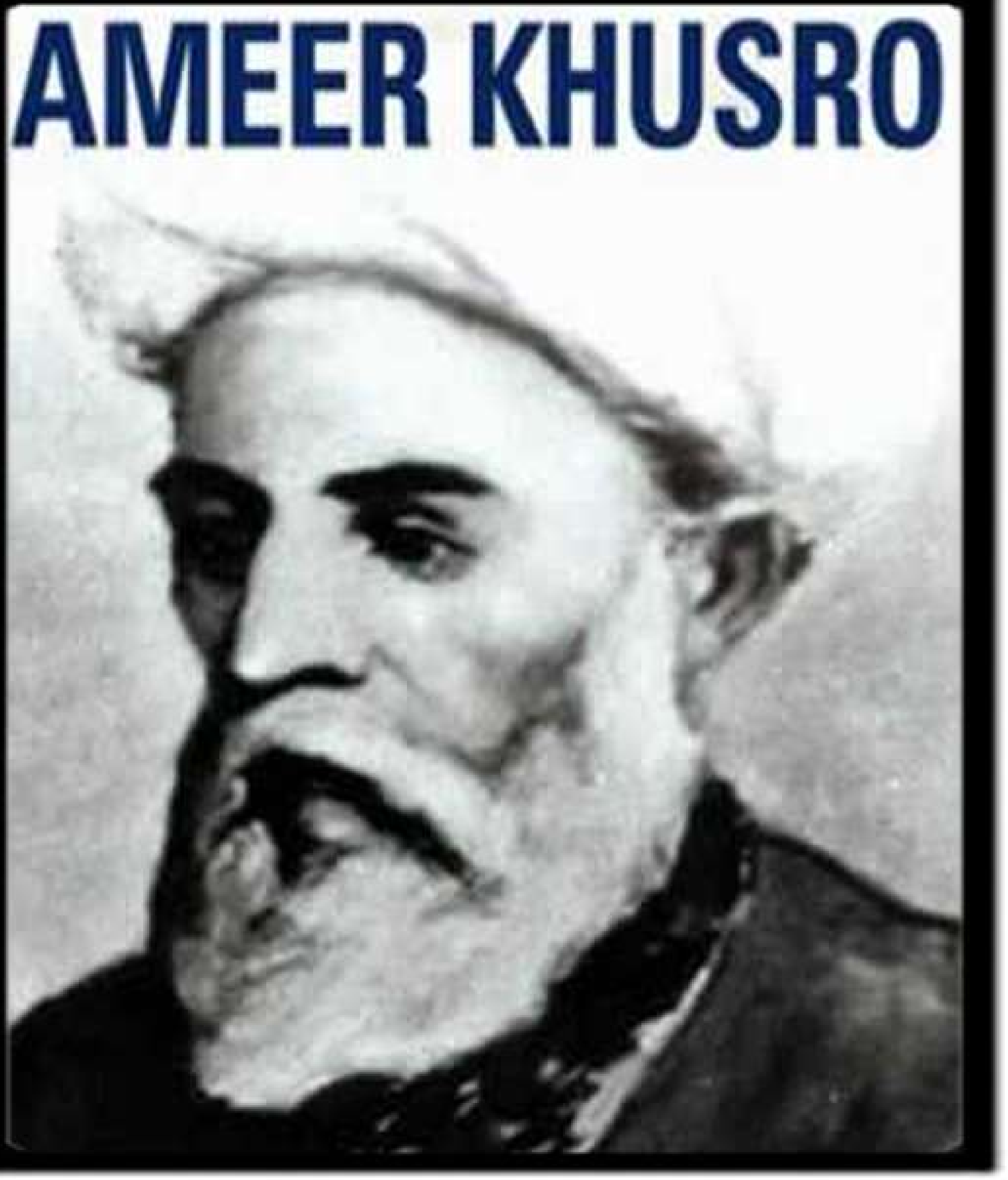

امیر خسروؒ کے بعد سیّد فخر الدین بَلّے نے ''قول'' اور ''نیا رنگ'' تخلیق کیا۔ جس کی دھنیں ریڈیو پاکستان ملتان نے تیار کیں۔ ان دونوں تخلیقات کو جید علما، صوفیا اور مشائخ نے 7 صدیوں بعد اہم تاریخی اور تاریخ ساز کارنامہ قرار دیا ہے۔

رنگ

قول ترانہ

”سیّد فخر الدین بَلّے کا قول ترانہ تاریخ ساز کارنامہ ہے“

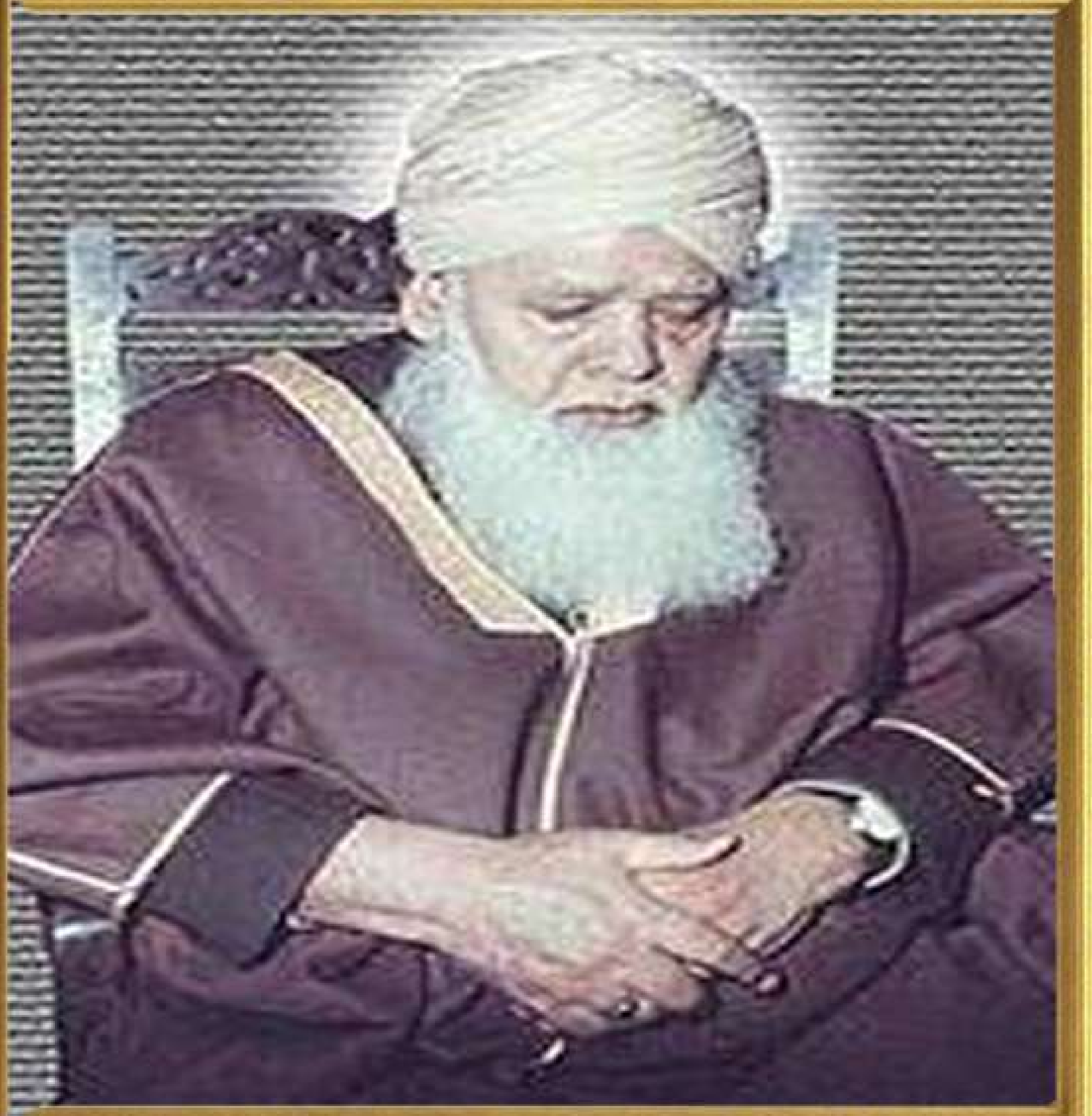

تاثرات

سیّد احمد سعید کاظمی
شیخ الحدیث و مہتمم
مدرسہ اسلامیہ عربیہ انوار العلوم (رجسٹرڈ) ملتان
فون: 2521

قول سید المرسلین حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من کنت مولاہ فهذا علی مولاہ کی جو نئی طرز کی تہذیب جناب سید فخر الدین صاحب بلے نے فرمائی ہے وہ ان کی علمی قابلیت، روحانی ذوق، بالخصوص بارگاہ سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے کمال عقیدت و محبت کی آئینہ دار ہے۔ قول کی تفریحی و صوتی تہذیب کا، جو کام حضرت نظام الدین اولیا نے امیر خسرو کی سپرد فرمایا تھا، بلے صاحب کی یہ نئی طرز کی تہذیب اسی کا تکملہ نظر آتی ہے۔ حقیقت ولایت، کمال عشق خداوندی اور محبت نبوی ہے جس کا مظہر مدار مولائے کائنات حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کا وجود گرامی ہے۔ قوالی کا منشاد ساز سے سوز پیدا کر کے عشق الٰہی کی حرارت سے دلوں کو گرمانا ہے۔ اسی لیے اس کی روح و رواں منبع عشق و محبت کی شان میں قول رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من کنت مولاہ فهذا علی مولاہ کا قرار پانا قوالی کے منشاد کا عین مقتضیٰ ہے۔ لفظ مولا میں مولائے کائنات سیدنا علی بن ابی طالب کے جو فضائل و کمالات مخفی تھے بلے صاحب نے اس نئی طرز کی تہذیب میں نہایت حسن و خوبی کے ساتھ ان کا اظہار کیا ہے جو قابل داد اور موجب ستائش ہے۔ اہل ذوق حضرات اس سے محظوظ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اسے قبولیت عامہ کا شرف عطا فرمائے آمین

سید احمد سعید کاظمی غفرلہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۷۵ء

ملتان میں 25 روزہ جشنِ تمثیل

ڈراموں کی بہار

ہر روز نیا ڈرامہ، نئے اداکار

Drama
Festival
1982

سیّد فخر الدین بلّے "محسنِ فن"...... "مین آف دی سٹیج"

فنون و ثقافت کے فروغ اور 1982ء میں ملتان میں 25 روزہ جشنِ تمثیل کرانے پر ثقافتی تنظیموں اور سٹیج فنکاروں کی طرف سے آپ کو "محسنِ فن" کا خطاب دینے کے ساتھ ساتھ مین آف دی سٹیج قرار دیا گیا۔

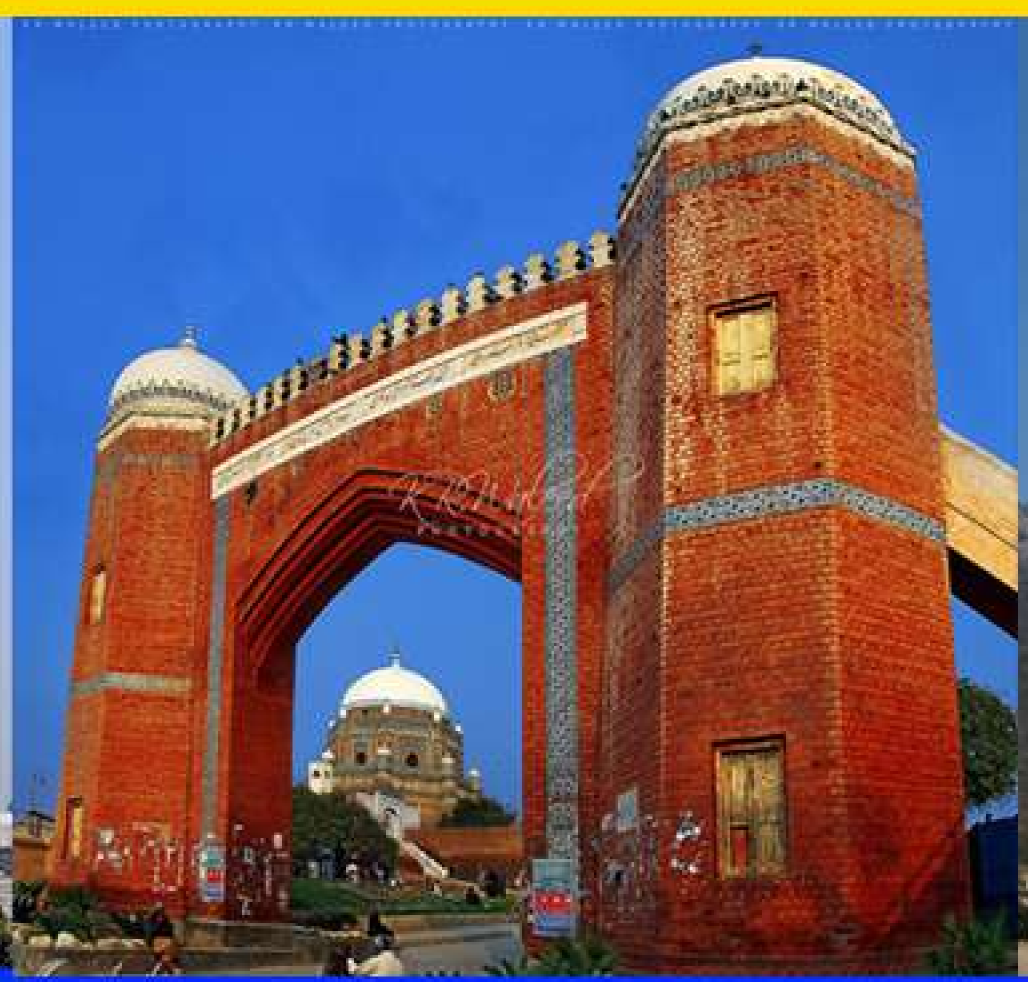

سکونت

سرکاری ملازمت نے خانہ بدوش بنا کر رکھ دیا۔ کراچی، لاہور، اسلام آباد، راولپنڈی، سرگودھا، ملتان، کوئٹہ، قلات، خضدار اور بہاولپور میں دورانِ ملازمت قیام رہا۔ ان شہروں میں آپ کا وسیع حلقہ یاراں موجود ہے۔

ریٹائرمنٹ

ڈائریکٹر تعلقاتِ عامہ، حکومت پنجاب
(گریڈ 20) 15 دسمبر 1990

روزگار بعد از ریٹائرمنٹ

فری لانس (جرنلسٹ)

میڈیا کنسلٹنٹ

پبلک ریلیشنز پریکٹیشنر

لاہور میں یومِ اقبال پر قومی سیمینار۔ میرِ مجلس صدرِ مملکت فضل الہٰی چوہدری، گورنر پنجاب غلام مصطفیٰ کھر اور وزیر اعلیٰ حنیف رامے اسٹیج پر براجمان ہیں جبکہ ڈائریکٹر تعلقاتِ عامہ سَیّد فخرالدین بَلّے اسٹیج سیکریٹری کے فرائض انجام دے رہے ہیں

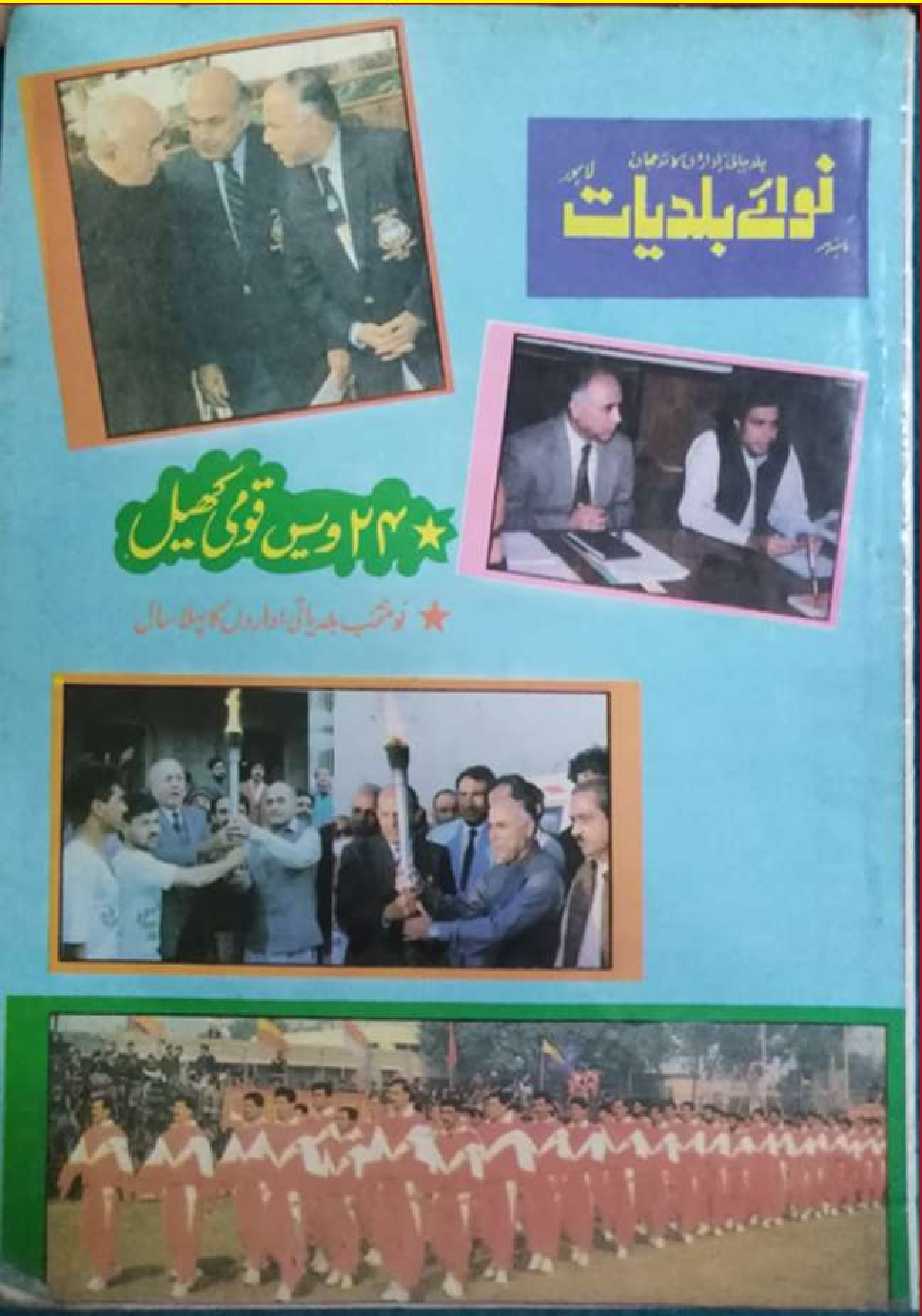

جادۂ صحافت پر انمٹ نقوش

سید فخر الدین بلے نے دنیائے صحافت میں بھی انمٹ نقوش چھوڑے ہیں۔ اخبارات و جرائد میں کالم بھی لکھے۔ سیاسی اور سماجی مسائل و معاملات پر ان کے قطعات بھی توجہ کا مرکز بنے۔ پاکستان کے صدور، وزرائے اعظم، صوبائی گورنروں اور وزرائے اعلیٰ کیلئے جتنی تقریریں لکھیں، انہیں شمار میں نہیں لایا جاسکتا۔ دوست احباب ان کے پاس آکر مضامین لکھوایا کرتے تھے اور پھر انہیں اپنے نام سے چھپوا کر خوش ہوتے تھے۔ ایسا کبھی کبھار نہیں اکثر ہوتا تھا۔ ان کی عنایات کی بنیاد پر بہت سے لوگ صاحب کتاب بنے۔

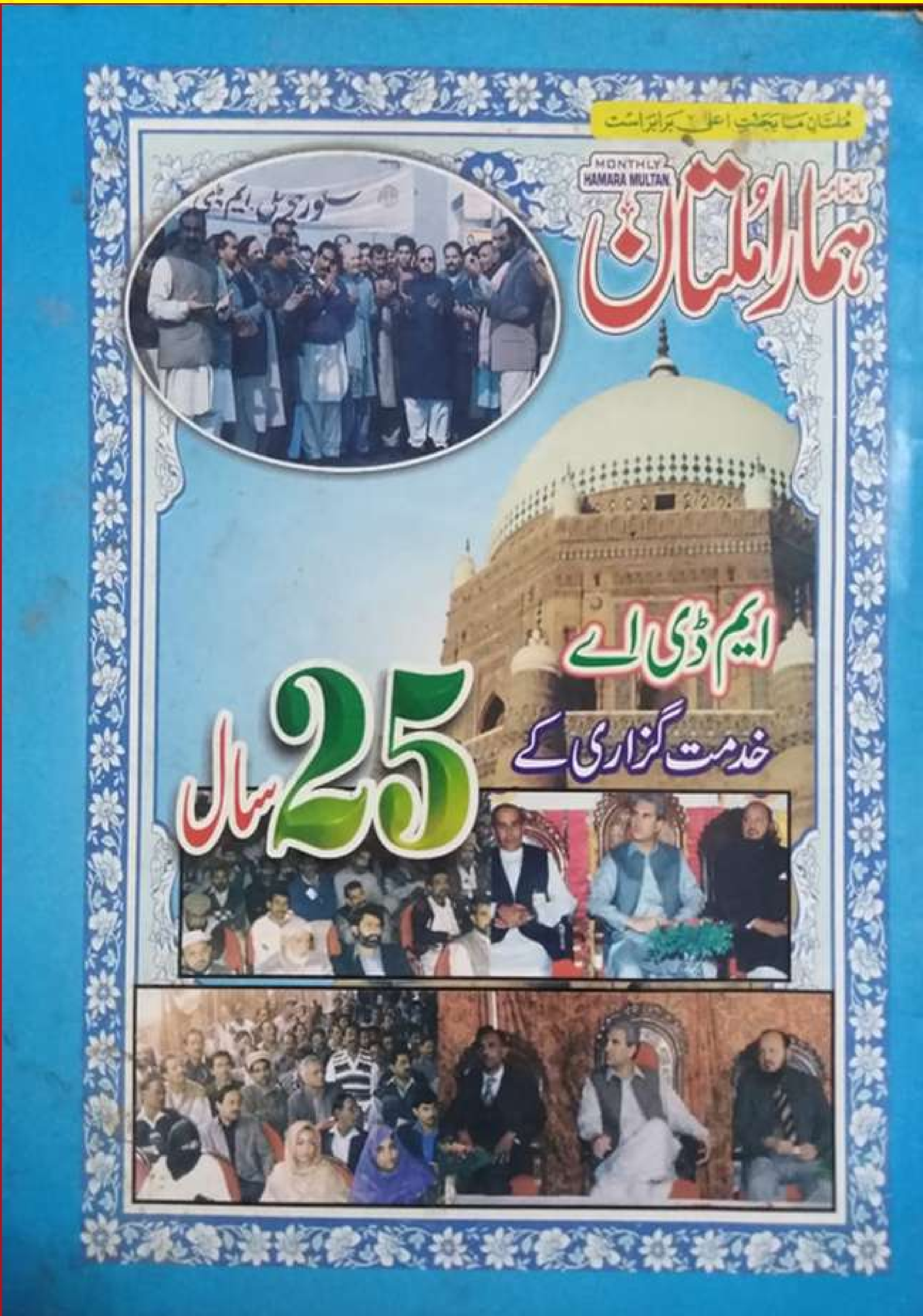

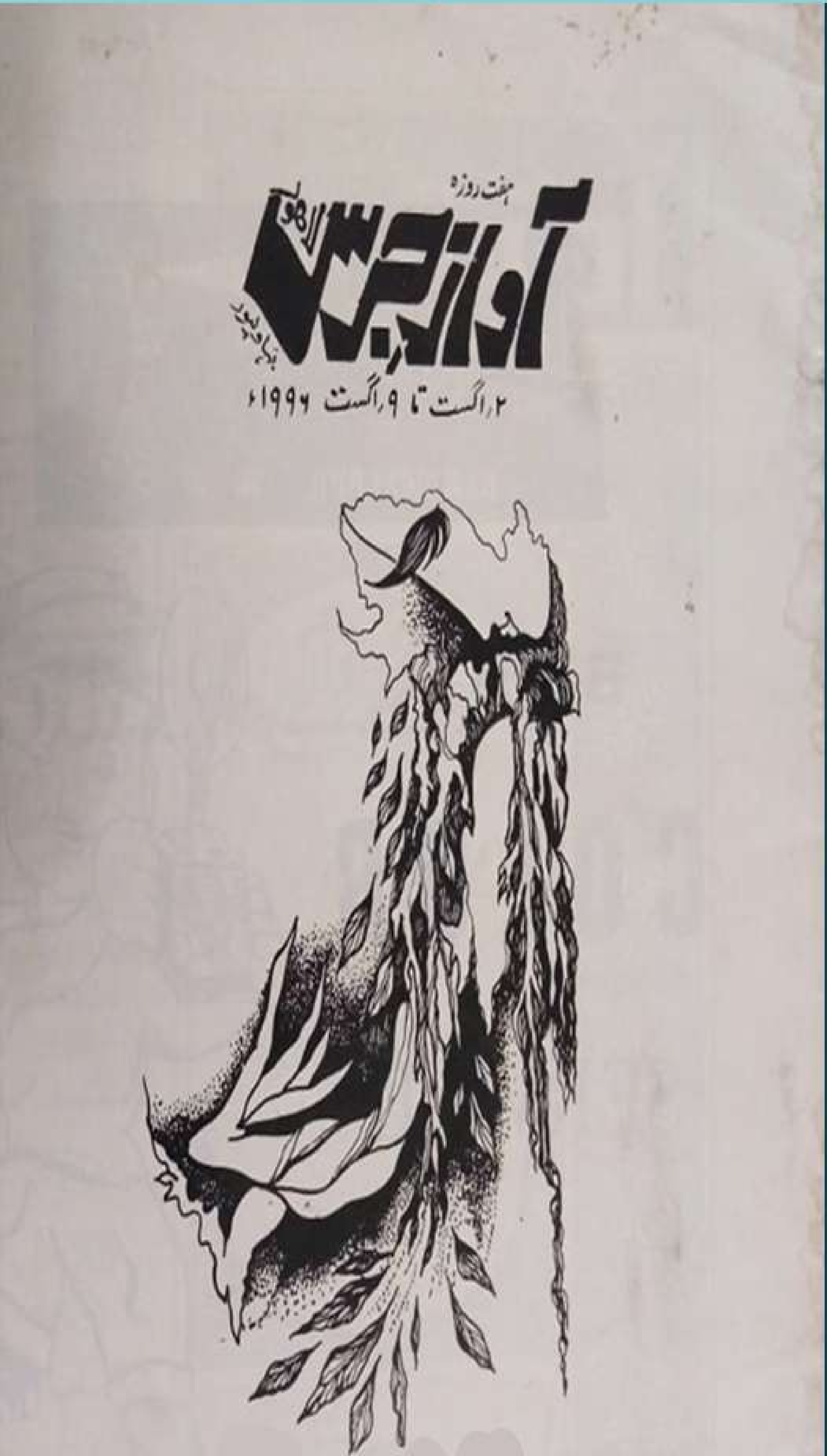

صحافتی سفر

سید فخر الدین بلّے نے صحافتی دنیا میں کچھ جرائد کے بانی مدیرِ اعلیٰ یا مدیر کی حیثیت سے قابلِ قدر کام کیا۔ سرکاری جرائد پر بھی ان کی شخصیت کے دستخط ثبت نظر آتے ہیں۔ جو جرائد آپ کے زیرِ ادارت شائع ہوئے، ان کی تفصیل یہ ہے۔

- ☆ ایڈیٹر پندرہ روزہ دی یونین علی گڑھ
- ☆ بانی ایڈیٹر ماہنامہ جھلک علی گڑھ
- ☆ جوائنٹ ایڈیٹر روزنامہ نوروز' کراچی
- ☆ جوائنٹ ایڈیٹر بہاولپور ریویو بہاولپور
- ☆ ایڈیٹر ماہنامہ لاہور افیئرز' لاہور
- ☆ ایڈیٹر ہفت روزہ استقلال' لاہور
- ☆ ایڈیٹر ماہنامہ ویسٹ پاکستان' لاہور
- ☆ بانی چیف ایڈیٹر ماہنامہ فلاح لاہور
- ☆ بانی چیف ایڈیٹر ماہنامہ اوقاف اسلام آباد
- ☆ بانی چیف ایڈیٹر ماہنامہ ہم وطن اسلام آباد
- ☆ بانی چیف ایڈیٹر ماہنامہ یارانِ وطن' اسلام آباد
- ☆ بانی چیف ایڈیٹر ہفت روزہ آوازِ جرس' لاہور
- ☆ بانی چیف ایڈیٹر پندرہ روزہ مسلم لیگ نیوز' لاہور
- ☆ بانی چیف ایڈیٹر ماہنامہ نوائے بلدیات لاہور
- ☆ بانی چیف ایڈیٹر ماہنامہ ہمارا ملتان' ملتان

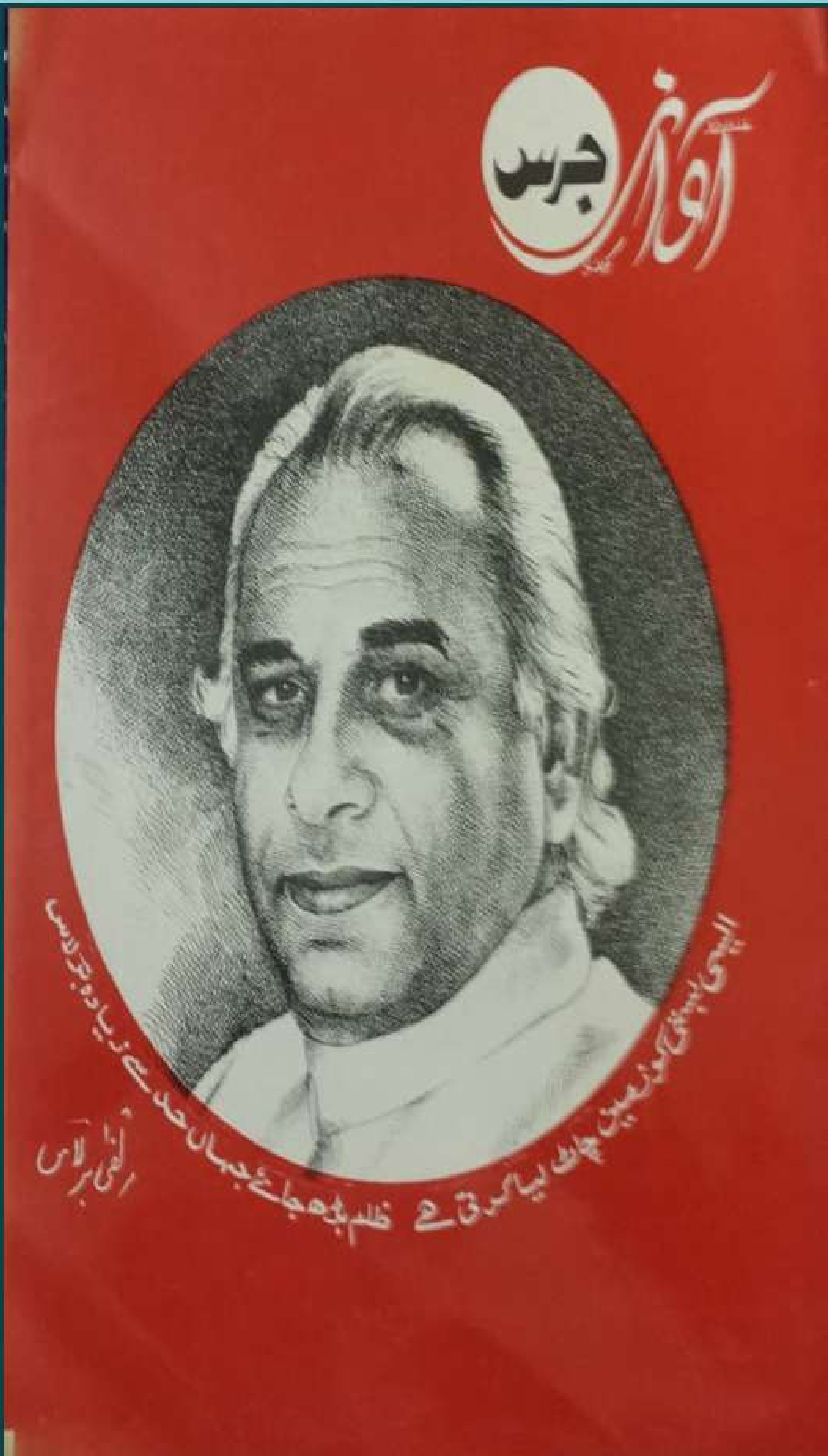

ادبی اور ثقافتی تنظیم قافلے کے پڑاؤ۔ تصاویر کے آئینے میں

ادبی تنظیم قافلہ کے بانی

تخلیق کاروں، فنکاروں، شاعروں، ادیبوں اور دانشوروں کی تنظیم ''قافلہ'' بنائی۔ جس کے ''پڑاؤ'' لاہور اور ملتان میں سیّد فخر الدین بلّے کی اقامت گاہ پر بڑے تسلسل اور تواتر کے ساتھ ہوئے۔ ان کی خواہش پر ہی ''قافلے'' کے پڑاؤ بہاولپور میں نامور علمی ادبی شخصیت تابش الوری کی رہائش گاہ پر ہوتے ہیں۔

सैयद फखरूद्दीन
बल्ले
(Syed
Fakhruddin
Balley)
प्रेम लाल
(Raam Lal)

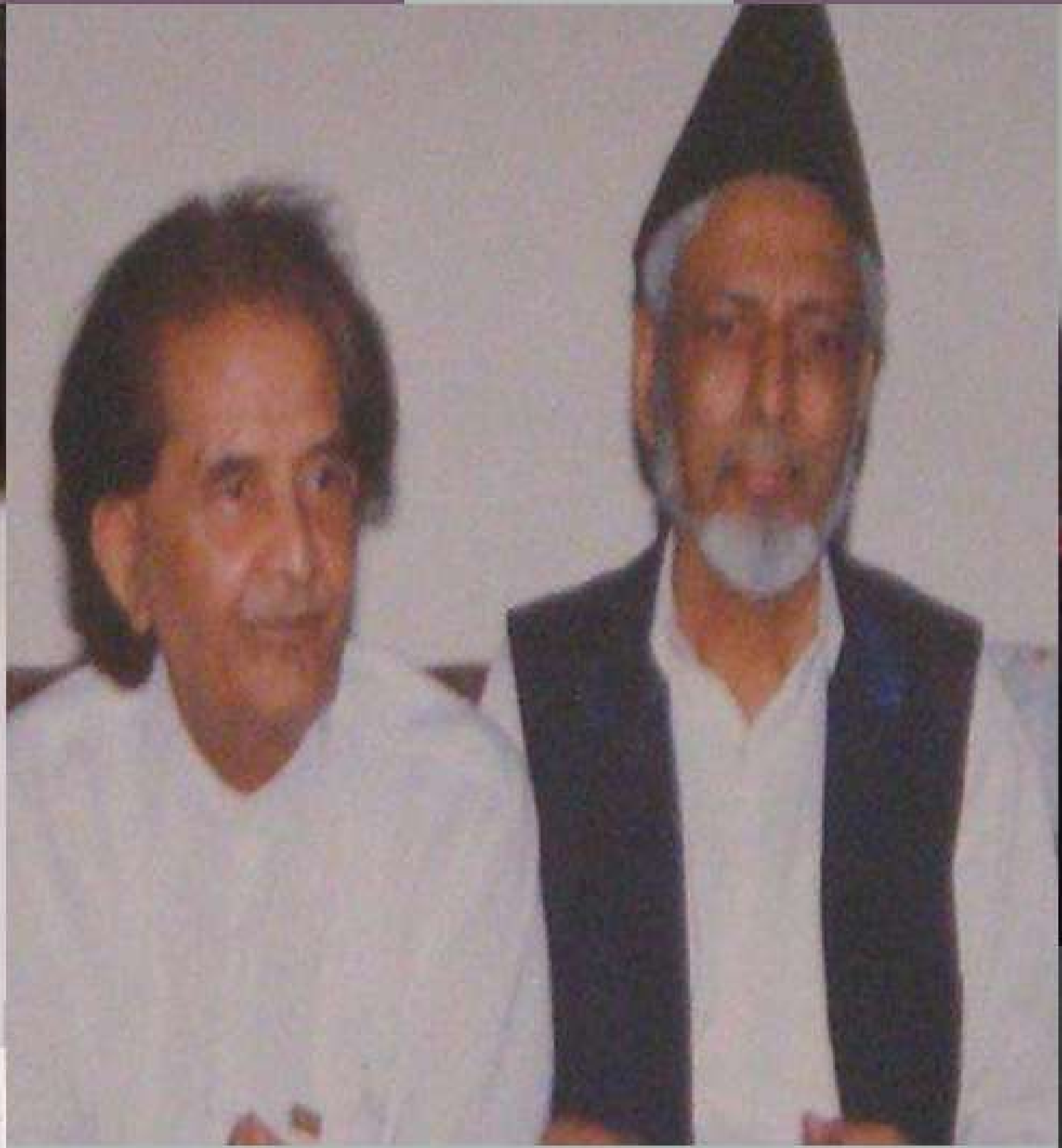

شاعر، ادیب، دانشور، مقرر، اسکالر، صحافی، اور ماہر تعلقات عامہ یہ ہیں سید فخرالدین بلے (علیگ)
اپنی ذات میں ایک انجمن۔ میں لاہور میں جتنے دن رہا، ان سے کھل کر باتیں اور ملاقاتیں ہوئیں۔
بھارت کے بہت سے ادیبوں اور شاعروں کو ان کا قدردان پایا۔
شکیل بدایونی انہیں فلمی گیت نگاری کی طرف لانا چاہتے تھے۔
گوپی چند نارنگ، اور ڈاکٹر جگن ناتھ آزاد سے بھی ان کی بہت سے باتیں سنتا رہا ہوں۔ پاکستان کے علمی، ادبی حلقوں میں
بھی انہیں بڑی قدر و منزلت حاصل ہے۔ سید فخرالدین بلے نے اپنے دل اور دماغ میں مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کو بسا رکھا
ہے۔ زبان کھولیں تو پاکستان کی محبت ان کے لب و لہجے میں بولتی ہوئی سنائی دیتی ہے۔ ادبی تنظیم قافلہ کے بانی بھی ہیں اور
اس قافلے کے ساتھ مجھے بھی پڑاؤ ڈالنے کا اعزاز حاصل ہوا ہے۔
مجھے سید فخرالدین بلے کی محبتیں یاد رہیں گی۔ اور قافلے کی یادوں کا قافلہ میرے ساتھ بھارت جائیگا۔

سید حامد
سابق وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

قافلے کے پڑاؤ

پڑاؤ

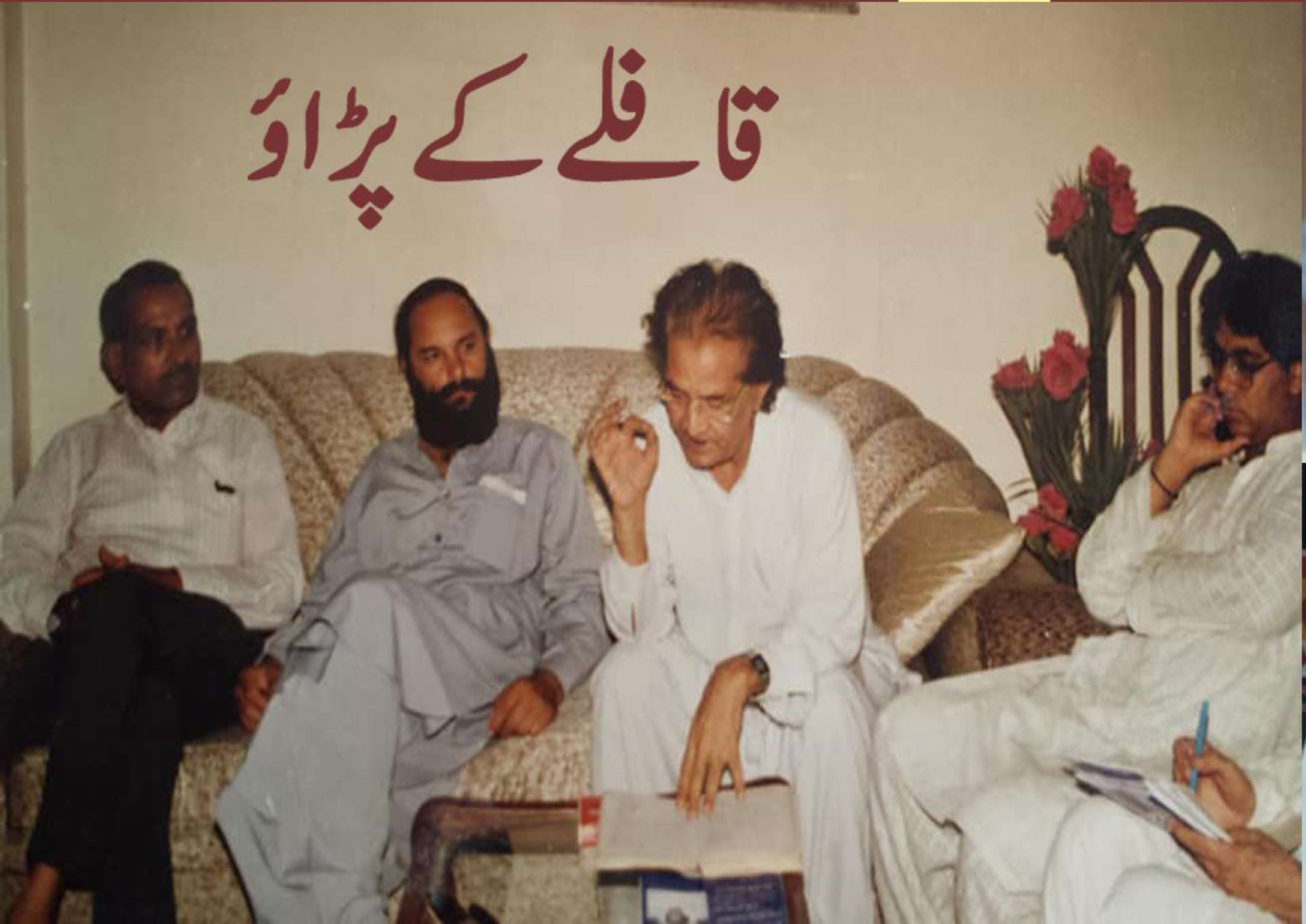
قافلے کے پڑاؤ

سیّد فخر الدین بَلّے نے قافلے کی مشعل سیّد تابش الوری کو سونپ دی تھی، جسے انہوں نے آج تک بجھنے نہیں دیا

پنجند اکادمی

سرائیکی وسیب کی تہذیب و ثقافت کے تحفظ، فنکاروں کی حوصلہ افزائی، مختلف شعبوں میں ''جوہرِ قابل'' کی دریافت اور پذیرائی کیلئے آپ نے نئی راہیں تلاش کیں۔ پنجند اکادمی بنائی اور اس کے قیام پر جو کتابچہ شائع کیا، اس کی ایک ایک سطر میں فخر الدین بلے کے خواب دکھائی دیتے ہیں۔ ان کے خوابوں میں اب بھی حقیقت کے رنگ بھرے جا سکتے ہیں۔

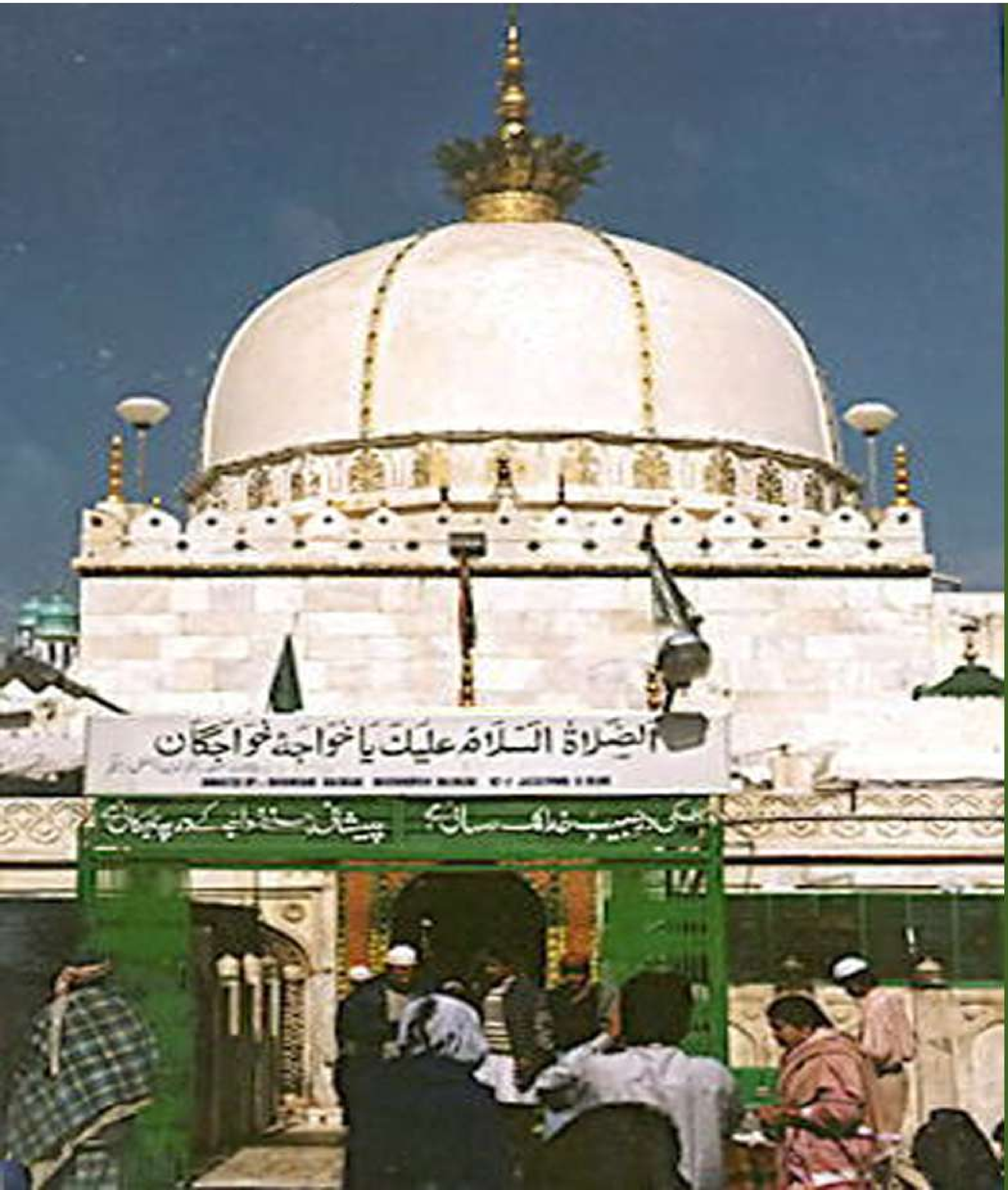

معین اکادمی

سیّد فخرالدین بَلّے نے اپنے بزرگوں حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ اور اپنے والد سیّد غلامِ معین الدین چشتی کے نام پر معین اکادمی کی بنیاد رکھی۔ اس اشاعتی ادارے کے تحت متعدد ادیبوں کی کتابیں شائع کیں۔

دل کی بیماری سے دل لگی

اگست 1980 میں انہیں دل کا دورہ پڑا۔ڈاکٹروں نے آرام کے ساتھ سگریٹ نوشی ترک کرنے کا مشورہ دیا لیکن انہوں نے آرام کیا نہ سگریٹ نوشی ترک کی۔دل کی بیماری کے ساتھ ایسی دل لگی شاید ہی کسی نے کی ہو۔دل کی اس بیماری کے ساتھ وہ چوبیس برس تک زندہ رہے۔جب دورہ پڑتا تو دو چار دن بچوں کی دل جوئی کیلئے مصروفیات ضرور ترک کر دیتے اور پھر ان کی دن رات جاری رہنے والی سرگرمیاں زیادہ زور شور کے ساتھ نظر آتیں۔معالجین کا کہنا تھا ان کا صرف ایک چوتھائی دل کام کر رہا ہے۔آخری ایام میں اٹھارہ، اٹھارہ گھنٹے آکسیجن کی نالی ناک سے لگی رہتی لیکن یہ بیماری بھی انہیں غیر فعال کرنے میں ناکام رہی۔ایسی قوتِ ارادی اور خود اعتمادی کم کم ہی دکھائی دیتی ہے۔جنوری 2004 کے دوسرے ہفتے میں انہیں نشتر اسپتال داخل کرا دیا گیا۔شدید علالت میں بھی کلمہ شکر زبان پر رہا۔ہر حال میں شکر بجالانا ان کے مزاج کا حصہ تھا۔

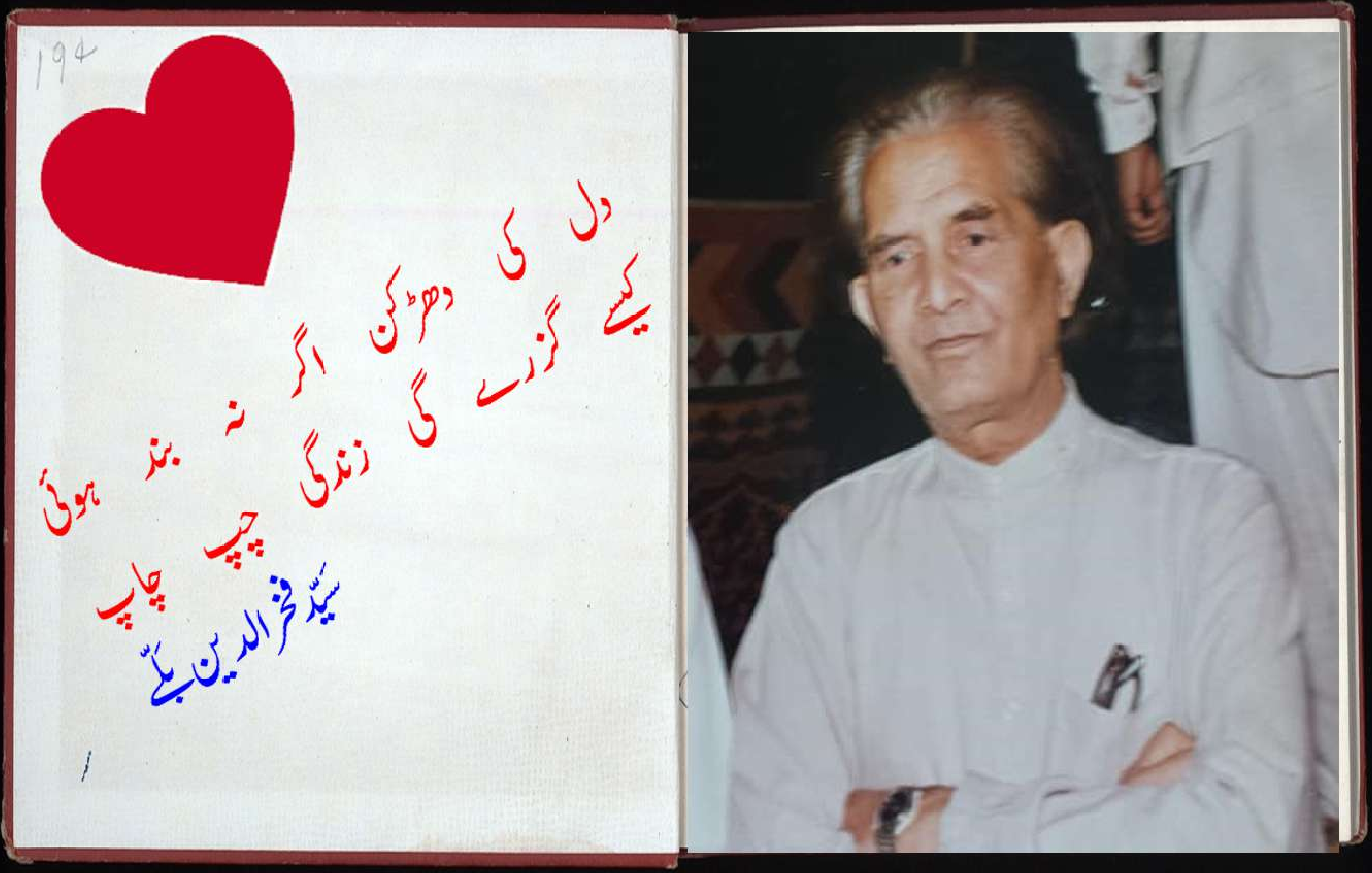

وفات

آئی سی یو، نشتر اسپتال، ملتان

تاریخِ وفات:

28 جنوری 2004

6 ذوالحج۔

بدھ؛ رات 8 بج کر 5 منٹ پر

خالق حقیقی سے جا ملے۔

بہاولپور میں تدفین
جمعرات 29 جنوری, 2004

جیتے جی ہے اس مٹی کا قرض چکانا مشکل
بڑھ جائے گا قبر میں جاکے اِس مٹی کا قرض
سیّد فخرالدین بلّے

آخری پڑاؤ
قبرستان نورشاہ بخاری، بہاولپور